﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یشاء☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۸/دسمبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۵۱

۲۸/شعبان ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۱۸/فتح ۱۳۷۷ ہجری شمسی

تمام دنیا پر وہ عالمی پیغام غالب کر دیں جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تھا

قادیان دارالامان میں ۱۰۷ ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

افتتاحی اجلاس میں ۲۲ ممالک کے ۱۲۵۰۰ افراد کی شمولیت جن میں آٹھ ہزار نومبایعین تھے

اللہ کے فضل سے رواں تبلیغی سال کے پہلے چار ماہ میں ۲ لاکھ ۵۳ ہزار ۲۸۳ بیعتیں ہو چکی ہیں

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں جلسہ کی خبروں کی تشہیر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات

لندن (۵/دسمبر): جماعت احمدیہ ہندوستان کا ۱۰۷ واں جلسہ سالانہ ۵/، ۶/ اور ۷/دسمبر (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار) قادیان دارالامان میں اپنی تمام تر نیک روایات کے ساتھ للّٰہی محبت واخوت اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے روح پرور ماحول میں نہایت کامیابی وکامرانی کے ساتھ منعقد ہوا۔ ہندوستان بھر کے صوبہ جات کے علاوہ دیگر متعدد ممالک کے نمائندگان بھی اس مبارک جلسہ میں شامل ہوئے اور پہلی بار دس ہزار سے زائد نومبایعین نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اس جلسہ سے حسب سابق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست افتتاحی واختتامی خطابات فرمائے جن سے تمام دنیا کے احمدی بھی مستفیض ہوئے اور یوں گویا قادیان کا یہ جلسہ سالانہ ایک عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات کو تمام دنیا پر پھیلا دے اور اس کا فیض ہمیشہ بڑھتا اور وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔

جلسہ سالانہ قادیان کی مناسبت سے مسجد فضل لندن برطانیہ کے ساتھ محمود ہال کو خوبصورت بینرز سے آراستہ کیا گیا تھا اور خصوصی سٹیج اور آرائشی گیٹ بھی تیار کیا گیا تھا۔ ۵/دسمبر کو حضور ایدہ اللہ ٹھیک دس بجے محمود ہال میں تشریف لائے۔ حضور انور نے فرمایا قادیان کے جلسہ کا افتتاح آج وہاں ہو چکا ہے اور یہ اس کے دوسرے اجلاس کی کارروائی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے مکرم فیروز عالم صاحب کو تلاوت قرآن مجید کے لئے بلایا۔ تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

نعمتوں کا اصل شکر عبادت کے ذریعہ ہوا کرتا ہے

آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث کے حوالہ سے شکر کے مضمون کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

جلسہ سالانہ قادیان کی مناسبت سے منتظمین کو نہایت اہم نصائح

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۴/دسمبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۴/دسمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ کل بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ قادیان دارالامان کا ۱۰۷ واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ میں افتتاحی خطاب کروں گا لیکن کچھ ایسی نصیحتیں ہیں جو روزمرہ کے انتظامات سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کو آج ہی بیان کرنا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں سب سے اول باہمی اخوت و محبت کا ماحول قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بہت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے اگر کوئی شکوے تھے بھی تو انہیں بالکل بھلا ڈالیں اور سب مومن 'اخوۃ' ہو جائیں۔ کوئی بھی اختلافی بات نہ مجالس، نہ ایک دوسرے کے طرز عمل میں دکھائی دے۔ اور چونکہ اس دفعہ غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ نومبایعین بھی شامل ہو رہے ہیں اتنے کہ اس سے پہلے کبھی شامل نہیں ہوئے اور چونکہ انہوں نے بھی احمدیت کے سفیر بن کر واپس اپنی جگہوں پر جانا ہے اگر آپ نے دل کی گہرائی سے مہمانوں کی خدمت کی تو لازماً جو باتیں بھی وہ جا کر بیان کریں گے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی اسلئے بہت ضروری ہے کہ مومنانہ اخوت و محبت کے رشتہ میں منسلک ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے انتظامیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مہمانوں کی مناسب ضرورتوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ کمی بیشی پر درگزر کرنا۔ منتظمین و مہمانوں دونوں طرف کمی بیشی پر درگزر سے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم وتربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی وبصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۲۸/نومبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی ملاقات کا پروگرام منعقد اور براڈکاسٹ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمے کے بعد ایک بچے نے ایک حدیث سنائی جس میں چھینک کے موقع پر اسلامی تعلیم کی وضاحت بیان کی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ چھینک کے بعد فوراً اَلْحَمدُلِلّٰہ کہنا چاہئے اور چھینک سننے والے کو یَرْحَمُكَ اللّٰہ اور اس پر پھر چھینکنے والے کو جواباً یَھدِیکُمُ اللّٰہ وَیُصْلِح بَالکُم کہنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ چھینک پر انسانی دماغ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ چھینک آنے کو ہوتی ہے تو اسے روکا نہیں جا سکتا کیونکہ اس کے پیچھے بہت بڑی طاقت ہوتی ہے۔ اس طرح ہزار مواقع پر خدا تعالیٰ انسان کی حفاظت فرماتا ہے۔

اس کے بعد ایک بچے نے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے موضوع پر تقریر کا دوسرا حصہ آج سنایا۔ بچے نے اس مضمون کو قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں خوب خوب نبھایا۔ ایک نظم کے بعد آخر پر حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق تقریر ایک لڑکے نے کی جو بہت دلچسپ اور اثر انگیز تھی۔

اتوار، ۲۹/نومبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا جو ۱۵/جنوری ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا تھا۔

سوموار، ۳۰/نومبر ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۱۸۳ جو ۳/اکتوبر ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، یکم/دسمبر ۱۹۹۸ء:

آج پروگرام کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۹۰ جو سورۃ المُلك کی آیت نمبر ۷ سے شروع ہوئی منعقد ہوئی اور براڈکاسٹ بھی کی گئی۔ کلاس شروع کرنے سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ پچھلی کلاس کے دوران سورۃ التحریم کی آیت نمبر ۹ میں "نورھُم یسعیٰ بَینَ اَیدِیھم وبِاَیمانِھم" کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے کسی خطبہ میں اس کی تشریح کی تھی چنانچہ Detroit (امریکہ) میں جون کے خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر ہوا تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ دائیں طرف روحانی ترقیوں کی طرف سمت ہے اور بائیں طرف سے دنیاوی امور کی طرف اشارہ ہے۔ اس جگہ بائیں طرف کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ اس میں غلطی کا امکان ہو سکتا ہے اور نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ ان کے دائیں طرف نور ہونے کا مطلب ہے کہ ان کے دین کی حفاظت کی ضمانت دی ہے۔

اس کے بعد سورۃ الملک کی آیت نمبر ۷ سے کلاس شروع ہوئی۔ جس میں خدا تعالیٰ کے منکرین کے لئے جہنم کے عذاب کی شدت کا ذکر ہے کہ وہ جہنم

اتنا بر

اٹھکانہ ہوگا کہ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو آگ کے شعلوں کی چیخوں اور جوش کی آوازوں کو سنیں گے۔ اور گروہ در گروہ اس آگ میں جھونکے جائیں گے اور آگ کا داروغہ اور ان منکرین کے درمیان سوال جواب کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور ان کے گناہوں کا مُقِرّ ہونا بتایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی بالمقابل خدا تعالیٰ سے غائبانہ ڈرنے والوں کی بخشش اور اجر کبیر کا

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ جلسہ قادیان از صفحہ اول

مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے پڑھ کر سنایا اور پھر مکرم صفدر حسین عباسی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے بعض منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد لندن کے وقت کے مطابق دس بجکر اٹھارہ منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا آغاز ہوا۔ ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے پیش ہے :

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ التوبہ کی حسب ذیل آیت کی تلاوت کی :

﴿ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَةً . فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (سورۃ التوبہ : ۱۲۲)

اس آیت کریمہ کا تشریحی ترجمہ پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا میں جتنی قومیں بھی اسلام قبول کرتی ہیں آج بھی ان کیلئے یہی پیغام ہے کہ ان کے کچھ نمائندے دین کے مرکز میں ضرور آئیں تاکہ وہ دین کو سمجھ لیں اور پھر وہ واپس اپنی اپنی قوموں کی طرف لوٹیں تاکہ وہ غیر اسلامی چیزوں سے، شیطانی تحریکات سے اور وہ سارے امور جو خدا سے دور لے جاتے ہیں ان کے متعلق وہ خوف کریں اور بچ کر رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اس ۱۰۷ ویں جلسہ کے موقعہ پر آپ سب کی طرف سے جو یہاں حاضر ہیں اور تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ اس جلسہ میں شامل ہیں اہل قادیان کو السلام علیکم ورحمة الله وبركاته کہتا ہوں اور مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اب تک ہندوستان کے دور دراز کے صوبوں کے علاوہ ۲۲ ممالک کے نمائندگان وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اب تک ۱۲۵۰۰ افراد کی رجسٹریشن ہو چکی ہے (جس میں سات سال سے کم عمر کے بچے شامل نہیں)۔ رجسٹریشن ابھی جاری ہے۔ گزشتہ سال رجسٹریشن کے مطابق کل تعداد ۶۵۵۱ تھی۔ گویا آج کے افتتاحی اجلاس میں یہ تعداد تقریباً دگنی ہو چکی ہے۔

حضور نے بتایا کہ وہاں عربی، انگریزی، ملیالم، تامل، بنگلہ اور تلگو چھ زبانوں میں تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام ہے۔ ۱۸ اخبارات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی تصاویر کے ساتھ آرٹیکل شائع ہو چکے ہیں۔ TV، ریڈیو نٹ ورک کے علاوہ ۲۸ اخباری نمائندے جلسہ کے پروگرام کی کوریج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

صبح کے اجلاس میں چوہدری بنسی لال (Bansi Lal) صاحب چیف منسٹر ہریانہ نے جلسہ کی کامیابی اور مبارک باد کا پیغام ارسال کیا تھا اور اس وقت جناب بلبیر سنگھ باٹ صاحب ایم ایل اے سٹیج پر پہلی لائن میں ساتویں کرسی پر تشریف رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اطلاع مجھے ٹیلیفون پر ملی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ کی غرض ہمیشہ سے وہی رہی ہے جو اسلام کی بنیادی اغراض ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تصنیف "آسمانی فیصلہ" میں جلسہ کی اغراض کا جو ذکر فرمایا تھا ان کا خلاصہ حضور انور نے اپنے الفاظ میں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جلسہ میں شمولیت کے نتیجہ میں اللہ کے گیان اور اس کی محبت اور پیار کی باتیں لوگ سنیں گے۔ جلسہ میں شامل اور سب دنیا میں ٹی وی دیکھنے والے اپنے ان نئے آنے والے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں گے۔ نئے احمدی ہر سال پرانے احمدیوں سے ملتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں نئے اور پرانے احمدیوں کے درمیان محبت و پیار کا رشتہ استوار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ فوت ہونے والوں کو دعامیں یاد رکھو۔ گزشتہ جلسہ کے موقع پر جو حاضر تھے یا اس وقت زندہ موجود تھے اب فوت ہو چکے ہیں۔ انکو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نئے آنے والوں کے جو رشتہ دار نئی زندگی سے محروم ہیں اور ان کے دوست محروم ہیں ان کی روحانی زندگی کے لئے بھی دعا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس جلسہ میں تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی"۔ (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲)

حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ میں سب شرکاء کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر قسم کی غیریت کا پردہ اٹھ جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضور علیہ السلام کی حسب ذیل تحریر بھی پیش فرمائی اور ساتھ ساتھ اس کے بعض اہم نکات کی ضروری وضاحت کرتے ہوئے اہم نصائح فرمائیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"۔ (شہادة القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نومبایعین جو اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں ان کو روکنے کی بہت کوشش کی جا رہی ہے۔ اس حد تک کہ جہاں تک ممکن ہوا پولیس کو اطلاع کی گئی کہ یہ خطرناک قافلہ ہے۔ انہیں دھمکایا گیا کہ جاؤ گے تو واپسی پر بہت برا سلوک کریں گے۔ ان سب روکوں کو عبور کر کے یہ لوگ آئے ہیں۔ اس کے علاوہ موسم کی خرابی، سفر کی صعوبتیں اور بعض لوگ تین تین دن اور راتیں سفر کر کے پہنچے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اب تک کی اطلاع کے مطابق ہندوستان کے قریباً تمام صوبوں سے آٹھ ہزار کے قریب نو مبایعین پہنچ چکے ہیں۔ قرب وجوار سے ابھی آمد جاری ہے۔ حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ اس جلسہ کے اختتام تک یہ تعداد دس ہزار تک ہو جائے گی۔ گزشتہ سال جلسہ میں شامل ہونے والے نومبایعین کی تعداد صرف ۱۶۰۰ تھی۔

مخالفین کی ناکامی ونامرادی کا حال

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ روکنے والوں کا حال ہمیشہ سے یہی رہا ہے۔ ہمیشہ روکنے کی کوشش کرتے رہے اور ہمیشہ ناکام ونامراد رہے۔ جو کچھ آج ان نومبایعین کے ساتھ ہو رہا ہے وہ اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی شامل ہونے والوں سے ہو چکا ہے اور اسی طرح علماء ان کو روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کا سرخیل مولوی محمد حسین بٹالوی تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اقتباس کو پیش کیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ انسان اپنے منصوبوں سے خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک نہیں سکتا۔ یہ نظیر نہایت تشفی بخش ہے کہ سال گزشتہ میں جب ابھی فتویٰ تکفیر میاں بٹالوی صاحب کا تیار نہیں ہوا تھا اور نہ انہوں نے کچھ بڑی جدوجہد اور جان کنی کے ساتھ اس عاجز کے کافر ٹھہرانے کے لئے توجہ فرمائی تھی۔ صرف ۷۵ احباب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان تشریف لائے تھے۔ مگر اب جبکہ فتویٰ تیار ہو گیا اور بٹالوی صاحب نے ناخنوں تک زور لگا کر اور آپ بصد مشقت ہر یک جگہ پہنچ کر اور سفر کی ہر روزہ مصیبتوں سے کوفتہ ہو کر اپنے ہم خیال علماء سے اس فتویٰ پر مہریں ثبت کرائیں اور وہ اور ان کے ہم مشرب علماء بڑے ناز اور خوشی سے اس بات کے مدعی ہوئے کہ گویا اب انہوں نے اس الٰہی سلسلہ کی ترقی میں بڑی بڑی روکیں ڈال دی ہیں تو اس سالانہ جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس (۳۲۷) احباب شامل جلسہ ہوئے اور ایسے صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے توبہ کر کے بیعت کی"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ضمیمہ روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۱۷، ۱۸)

حضور نے فرمایا کہ میاں بٹالوی کی آنے والوں کو روکتے روکتے جوتیاں گھس گئیں اور آنے والوں کی آتے آتے جوتیاں گھس گئیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے میاں پیرے کا واقعہ بیان فرمایا جنہوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو اسی رنگ میں جواب دیا تھا۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ کا سلوک تھا جیسا اس وقت ہوا ویسا اب بھی ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کی غیر معمولی ترقی

حضور نے جماعت احمدیہ ہندوستان کی غیر معمولی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال تبلیغی سال کے پہلے چار ماہ میں (اگست تا نومبر ۱۹۹۸ء) ہندوستان کی بیعتوں کی تعداد ۲ لاکھ ۵۳ ہزار ۲۸۳ ہو چکی تھی جو کہ گزشتہ سال کے مقابل پر دگنی سے زیادہ ہے۔ گزشتہ سال پہلے چار ماہ میں ایک لاکھ ۱۵ ہزار ۹۹۶ افراد نے بیعت کی تھی۔ اور ابھی یہ بہت تیزی سے چھلانگیں لگاتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ چند سالوں میں جب سے عالمی بیعت کی تحریک شروع ہوئی ہے خدا کے فضل سے ساڑھے تیرہ لاکھ نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک مجھے یاد ہے برصغیر کی تقسیم کے وقت ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد ساڑھے تیرہ لاکھ سے کم تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس سال کے آخر تک اس میں اور بھی اضافہ ہونا ہے۔ امید ہے کہ ایک دو سال میں ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد پاکستان کے احمدیوں کی کل تعداد سے بھی بڑھ جائے گی سوائے اس کے کہ پاکستان کے احمدی کوشش کر کے ہندوستان سے مقابلہ شروع کر دیں۔ اگرچہ ہندوستان ایک لحاظ سے ساری دنیا کی احمدی جماعتوں کی ماں ہے کیونکہ یہیں سے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ شروع کیا تھا اور برصغیر سارا ہندوستان ہی کہلاتا تھا لیکن اب جبکہ درمیان میں تقسیم کی دیوار حائل ہو چکی ہے اس دوران اس نیک مقابلہ کرنے میں نہ صرف حرج نہیں بلکہ اسلام کا مدعا یہ ہے کہ ہر مومن نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ پاکستان والے ہندوستان کو اس نیکی میں ہرانے کی کوشش کریں گے اور ہندوستان والے ہارنے سے انکار کر دیں گے۔

نومبایعین کو نصائح

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نومبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سی نصائح فرمائی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۷۹، ۳۸۰ کی ذیل کی عبارت پیش کی :۔

"مرزا اعظم بیگ کے پوتے مرزا احسن بیگ نے بیعت کی درخواست کی۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

"بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا۔ مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ در حقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے۔ آخر حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے اور پھر وہ دوستیاں وہ تعلقات جو ابو جہل اور دوسرے مخالفوں سے تھے یکلخت ٹوٹ گئے اور ان کی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ اور دوسرے صحابہ ملے اور پھر ان پہلے تعلقات کی طرف کبھی خیال تک نہ آیا"۔

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

سیّدُ الشُّھُور - شَھرُ رَمَضان کی اہمیت، فضائل، برکات اور صیام رمضان سے متعلقہ مسائل واحکامات

یہ مضمون ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے دسمبر ۹۷ اور جنوری ۹۸ء کے شماروں میں شائع ہونے والے مکرم عبدالماجد طاہر صاحب کے تفصیلی مضامین اور بعض دیگر کتب کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ اختصار کے پیش نظر آیات، احادیث اور اقتباسات کے مکمل حوالہ جات اس مضمون میں شامل نہیں کئے گئے۔

تلخیص و ترتیب: محمود احمد ملک

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو ایک اہم اور بابرکت مہینہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کے نزول کا آغاز اس مبارک مہینہ میں ہوا۔ فرمایا: ﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾ یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو بنی نوع انسان کیلئے ہدایت ہے اور جو نہایت واضح اور کھلی کھلی راہنمائی کرنے والا اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'فیہ القرآن' کے مختلف معانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا...... تو اس میں حکمت یہ ہے کہ تمام تر شریعت کے احکامات اور نواہی جس کثرت کے ساتھ اور جس تکمیل کے ساتھ رمضان میں دہرائے جاتے ہیں یعنی ان پر عمل کیا جاتا ہے اور کروایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک پہلو بھی شریعت کا باقی نہیں رہتا جو رمضان میں نہ ادا ہوا اس پہلو سے کوئی اور مہینہ ایسا نہیں کہلا سکتا کہ گویا قرآن کریم اس کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ جب (رمضان کے بارے میں نازل ہوا) پڑھتے ہیں تو مراد یہ کہ قرآن کریم نے جتنی بھی انسان سے توقعات کی ہیں، جتنے بھی ارشادات فرمائے ہیں، جتنی باتوں سے روکا ہے یا ناپسند فرمایا ہے ان سب کا اس ایک مہینے سے تعلق موجود ہے۔"

یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں آنحضرت ﷺ بعثت سے قبل غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے۔ اس طرح قرآن کریم کے نزول کا آغاز اسی مہینہ میں ہوا اور مذہب اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔

اسلامی مہینوں کی ترتیب کے لحاظ سے رمضان سے قبل شعبان کا مہینہ آتا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ماہ شعبان کی آخری رات یعنی رمضان المبارک کے آغاز سے ایک رات قبل ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک رات ہے جو (ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا اذا دخل شھر رمضان کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں لے کر آتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے...... اور جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہوں گی...... **یعنی وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کر دے گا تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہو گا۔** ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے۔ اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں بند کر دیئے جائیں گے"۔

آنحضرت ﷺ نے مختلف موقعوں پر رمضان المبارک کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اس کی عظمت اور اہمیت دلوں میں بٹھائی ہے۔ اس میں سے آپ کے بعض ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:

☆ "یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے"۔ پھر فرمایا: "یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے"۔

☆ "یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے"۔

☆ "یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔

☆ "اس مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرنے والا شخص اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا"۔

☆ "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں"۔

☆ "یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے رُک جا! اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور رمضان کی ہر رات کو ایسا ہوتا ہے"۔

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر چیز کیلئے ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔

یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حضرت جبرائیل ہر سال آنحضرت ﷺ کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے اور آپ کی وفات سے قبل کے آخری رمضان میں حضرت جبرائیل نے آپ کے ساتھ مل کر یہ دور دو مرتبہ مکمل کیا۔

☆ آنحضورؐ نے فرمایا "یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں جو شخص اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد فرمائے گا"۔

☆ پھر فرمایا: "یہ مہینہ باقی سب مہینوں سے افضل ہے"۔

☆ اسی طرح آپؐ نے فرمایا: "مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے"

☆ پھر آپؐ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:

"میری امت کو رمضان کی ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں:

(۱)...... جب شہر رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف بنظر شفقت دیکھتا ہے اور جس پر خدا کی نظر پڑ جائے اسے پھر کبھی عذاب نہیں دیتا۔

(۲)...... پھر شام کے وقت روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے حضور کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳)...... فرشتے ان کے لئے دن رات استغفار کرتے ہیں۔

(۴)...... اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے تیار ہو جا اور خوب بن سنور جا۔ ممکن ہے جو دنیا سے تھک گیا ہو وہ میرے گھر اور میرے پاس آنا چاہے۔

(۵)...... جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو بخش دیتا ہے۔

یہ ایک ایسا مہینہ ہے جسکے سلامتی سے گزرنے کے ساتھ سارے سال کی سلامتی وابستہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **جب رمضان المبارک سلامتی سے گزر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے۔** پس رمضان کے مقدس اور بابرکت مہینہ کی بہت حفاظت کا خاص اہتمام کرنا چاہئے تا کہ جسمانی، روحانی اور اخلاقی ہر لحاظ سے سارا سال رمضان ہمارے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ بنا رہے اور یہ بابرکت مہینہ سارے سال کے شر و معاصی کے ازالہ اور کفارہ کا موجب بن جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ماہ رمضان کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"۔

پس جو شخص رمضان کے روزے کے علاوہ اس کی دوسری عبادات اور برکات سے محروم ہو رہا ہو اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بتائی ہوئی یہ دعا کرنی چاہئے۔ فرمایا:

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خدا کی خاطر خدا کی عبادتوں کی توفیق مانگنے کے لئے سب سے عظیم مہینہ رمضان کا مہینہ ہے"۔

قبولیت دعا کا مہینہ

یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ "امام عادل کی دعا رد نہیں کی جاتی اور دوسرے روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ افطار کر لے۔ ان دعاؤں کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت کی قسم (اے دعا کرنے والے) میں تیری مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد ہی کیوں نہ ہو"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "یہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی دعاؤں کو سننے کے لئے خصوصی دربار قائم فرماتا ہے"۔

پھر فرمایا کہ "وہ ایک مہینہ رمضان کا جو گزرا ہے وہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ ہر سال ایک مہینے کے لئے دربار لگاتا ہے اور بادشاہوں کا بھی یہی طریق ہے کہ وہ کبھی کبھی کچھ دن دربار لگانے کے لئے مخصوص کر لیتے ہیں۔ وہ لوگ جن کی عام طور پر رسائی نہ ہو وہ دربار میں حاضر ہو کر اپنی مناجات پیش کرتے ہیں، اپنی حاجات پیش کرتے ہیں۔ اور اس طرح ان کی اس دربار تک رسائی ایسے ہوتی ہے کہ بالعموم خالی ہاتھ نہیں لوٹتے۔ تو اللہ تعالیٰ کی بھی ایک شان ہے کہ اس نے کئی قسم کے اپنے

دربار جاری فرمائے ہوئے ہیں"۔

پھر فرمایا: "خدا تعالیٰ کے ہاں یہ صرف ایک مہینہ ہی کا دربار نہیں۔ ایک پنجوقتہ کا روزانہ کا دربار بھی تو لگتا ہے۔ وہ لوگ جو پنجوقتہ دربار میں حاضری دینے والے ہیں ان سے رمضان کبھی برکتیں لے کر نہیں جایا کرتا، برکتیں چھوڑ کے جایا کرتا ہے۔ اسی طرح ہفت روزہ دربار بھی تو لگتا ہے"۔

پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے "قریب" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا"۔

روزہ کیا ہے؟
روزہ کے معنی اور تعریف

ماہ رمضان کی عظمت اور اس کی اہمیت کے ذکر کے بعد اب ہم بتاتے ہیں کہ روزہ کیا ہے اور اس کے معانی کیا ہیں۔

روزہ اسلامی عبادات کا دوسرا اہم رکن ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جس میں نفس کی تہذیب، اس کی اصلاح اور قوت برداشت کی تربیت مدنظر ہوتی ہے۔ صوم (روزہ) کے لغوی معنی رکنے اور کوئی کام نہ کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

روزہ کی تکمیل کے لئے یہ تین بنیادی شرائط ہیں۔ لیکن خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کیلئے کھانے پینے اور جنسی خواہش سے رکنے کا حکم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کیلئے بطور علامت ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے"۔

اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا: "روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ پس اے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں"۔

جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اسے صرف بھوکا پیاسا رہنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کئی روزہ دار ہیں جن کو ان کے روزہ سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیداری اور بے خوابی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "روزہ تو باقی گیارہ مہینوں کی بھی ضمانت دینے کے لئے آتا ہے۔ یہ باقی گیارہ مہینوں کے بھی آداب سکھانے کے لئے آتا ہے لیکن اس مہینہ میں آداب سکھائے جائیں گے تب ہی باقی گیارہ مہینوں پر اثر پڑے گا۔ اگر صرف بھوکے پیاسے رہنے کا نام روزہ ہے تو پھر انسان روزہ کی اکثر نیکیوں سے محروم رہ جائے گا، اکثر فوائد سے محروم رہ جائے گا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: "روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے"۔

رمضان کے روزے ہر بالغ، عاقل، صحتمند اور مقیم (یعنی جو حالت سفر میں نہ ہو) مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار کیلئے یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایام میں ان روزوں کو پورا کرلیں جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔ مستقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی امید نہ ہو یا ایسے کمزور و ناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے، اسی طرح ایسی مُرضعہ (دودھ پلانے والی) اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہے ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔

روزہ رکھنے کی عمر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ روزہ رکھنے کی عمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور بعض احکام ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے۔ اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں، دوسرے سال اس سے زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح بتدریج ان کو روزوں کا عادی بنایا جائے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ مائیں اپنے بچوں پر اس معاملہ میں رحم کرتی ہیں، کہتی ہیں ان کی ابھی عمر چھوٹی ہے اسلئے روزہ نہ رکھنے دیا جائے۔ بعض دفعہ بچے زیادہ شوق دکھاتے ہیں لیکن مائیں ان کو زبردستی روکتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ بچوں پر روزے فرض نہیں مگر بچپن سے ہی جب سے بچے نمازیں شروع کرتے ہیں اگر ان کو روزہ کے آداب نہ بتائے جائیں، ان کو روزہ کے نمونے نہ دکھائے جائیں یعنی ان کو روزہ رکھنے کی تھوڑی تھوڑی عادت نہ ڈالی جائے تو جب وہ بالغ ہوتے ہیں ان کے اندر روزہ کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ ہمیں تو یاد ہے قادیان کے زمانہ میں جب خدا کے فضل سے روزہ کا معیار بہت بلند تھا اور سوائے مجبوری کے کوئی احمدی روزہ نہیں چھوڑتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت کا اثر تھا اس لئے اس زمانہ میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ احمدی روزہ میں کمزور ہے۔ اس وقت طریق یہی تھا کہ بچپن ہی سے مائیں گھروں میں تربیت دیتی تھیں۔ اور دس سال کی عمر سے بچے روزہ رکھنا شروع کردیتے تھے"۔ "روزہ کے معاملے میں بلوغت سے متعلق فقہاء میں کچھ اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما کے پیش نظر بعض فقہاء نسبتاً سہولت دے رہے ہیں۔ اسلئے اس معاملہ میں بھی غیر معمولی سختی نہیں کی جاتی تھی۔ بلکہ حوصلہ افزائی کے طور پر کوشش کی جاتی تھی کہ جو بچے بالغ ہو چکے ہیں یعنی ۱۳، ۱۴ سال کی عمر میں داخل ہو چکے ہیں کوشش کی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھیں۔ ایسے بچے جب پختہ عمر کو پہنچتے تھے یعنی ۱۸، ۱۹ سال کی عمر میں قدم رکھتے تھے تو پھر تو وہ لازماً رمضان کے پورے کے پورے روزے رکھا کرتے تھے"۔

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں یہ تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اس یعنی روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔

نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"نیکی صرف رضا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جسم میں سختی کے ساتھ نہیں۔ اور روزوں میں بھی جسمانی سختی خدا تعالیٰ کے پیش نظر ہے ہی نہیں۔ اور بہت سی باتیں ہیں جو پیش نظر ہیں مگر تکلیف دینا خدا کے پیش نظر نہیں ہے۔ پس جب خدا فرماتا ہے کہ چھوڑ دو تو چھوڑ دو۔ جب خدا کہتا ہے رکھو تو رکھو۔ پس فرمایا "مَن کانَ منکُم مریضاً" جو بیمار ہو "اَو علَی سَفَرٍ" یا سفر پر ہو "فَعدَّۃٌ من ایّام اُخر" تو پھر رمضان میں روزے نہ رکھنا بعد میں رکھ لینا۔ "یُریدُاللہ بکُمُ الیُسر ولا یُریدُ بکُمُ العُسر" اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ سختی کروگے تو خدا بہت خوش ہوگا۔ اپنی جان کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے تو اللہ بڑا راضی ہو گیا تم مصیبت میں پڑ گئے۔ اللہ تو تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا........ پس خدا کی وسیع نظر کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ جو اللہ چاہے، جس حد تک سختی ڈالے، اسی کو قبول کریں۔ اس سے آگے بڑھ کر زبردستی آپ خدا کو راضی نہیں کرسکتے"۔

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں کا ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ حضورؐ نے سبب پوچھا تو عرض کی گئی کہ روزہ دار کو سایہ کیا جا رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے بڑے جلال سے فرمایا "لیس من البرّ الصوم فی السفر" کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس پر پانی پھینکا جا رہا تھا۔ حضورؐ نے صحابہؓ سے ازراہ شفقت پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ روزہ دار ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا یہ نیکی تو نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے جو اس نے تم کو عطا کی ہے۔ پس اس رخصت کو قبول کرو"۔

آنحضرت ﷺ خود مسافر کا روزہ کھلوا دیا کرتے تھے۔ عمروؓ بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک سفر سے حاضر ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا "ابو امیہؓ کھانے کا انتظار کرو"۔ میں نے کہا حضورؐ میں تو روزے سے ہوں۔ آپؐ نے ازراہ محبت فرمایا "ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے"۔

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنے والا (خدا کے حکم کی نافرمانی کے لحاظ سے) اس شخص کی طرح ہے جو گھر میں رہ کر (بلاعذر) روزہ نہیں رکھتا۔

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت انسؓ بن مالک خادم رسولؐ کے پاس رمضان کے مہینہ میں آیا۔ آپؓ سفر پر جانے والے تھے۔ سواری تیار کی گئی۔ آپ نے کھانا منگوا کر تناول فرمایا۔ میں نے پوچھا کیا یہ سنت رسولؐ ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سنت ہے اور پھر آپؓ سفر پر تشریف لے گئے۔

مشہور تابعی ابو قلابہ بزرگ عالم تھے۔ ایک سفر میں آپ کے ساتھ کوئی شخص تھا جب کھانے کا وقت آیا تو اس نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ ابو قلابہ نے کہا "اللہ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کی اور سفر کے روزہ سے رخصت دی ہے اس لئے تم میرے ساتھ کھانا کھالو اور روزہ کھول دو۔ چنانچہ وہ شخص آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا"۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حیا تمام نیکیوں کی جان اور تمام بد اخلاقیوں کی دشمن ہے

سچی طمانیت حیا سے ہی نصیب ہوتی ہے

کامیاب ہوگئے وہ مومن جن کے گھر محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں جنّت بن گئے

(مسجد مبارک (ہالینڈ) کی توسیع اور مسجد فرانس کا ذکر)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۳۰ر اخاء ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

اس جمعہ میں انشاء اللہ وہ مضمون جاری رہے گا جس کا تعلق حیا سے ہے اور اگر وقت پھر بھی بچ گیا تو اسکے بعد اگلا مضمون شروع کیا جائے گا۔ لیکن سب سے پہلے میں آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کی مسجد کے افتتاح کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور اس کے علاوہ فرانس کی جماعت کی مسجد کے افتتاح کا ذکر کروں گا۔

مسجد مبارک دی ہیگ، ہالینڈ کی یہ پہلی مسجد ہے جو دراصل لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی تھی اور اس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ۲۰ر مئی ۱۹۵۵ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور اسی سال ۸ر دسمبر کو یہ مسجد مکمل ہو گئی۔ اس کی تعمیر اور اس کا افتتاح بھی حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی فرمایا۔ یہ مسجد چھوٹی سی تھی لیکن دیکھنے میں بہت خوبصورت اور باہر سے بڑی دکھائی دیتی تھی مگر اندر سے بہت چھوٹی مسجد تھی۔ اس زمانے میں نماز پڑھنے والوں کے لئے تو کافی ہو گی اب جو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کا دور ہے اس میں تو اس کی کوئی حیثیت نہیں رہی تھی اگر میں وہاں جاؤں تو پھر اس کثرت سے نمازی آجاتے تھے کہ مسجد اور اردگرد کے سارے علاقے میں باہر ان کو نمازیں پڑھنی پڑتی تھیں۔

اسی وجہ سے ہم نے پھر نُن سپیٹ میں مرکز بنالیا جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گنجائش بہت تھی وہاں بھی اگرچہ جو مسجد کے لئے جگہ مخصوص ہے وہ اتنی وسیع نہیں ہے کہ سب نمازی آسکیں مگر اردگرد کے دوسرے عمارتی علاقے ایسے ہیں جہاں چھتوں کے نیچے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ باہر خیموں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بہر حال یہ تو اس مسجد کا آغاز ہے جو اس کا ذکر کیا۔ کیسے ہوا اس کا آغاز لجنہ اماء اللہ کی خاص غیر معمولی خدمت کے نتیجے میں اس کی تعمیر ہوئی تھی لیکن اس مسجد کو آگ لگانے کا واقعہ اب میں بیان کرتا ہوں۔

۱۹۸۷ء کو اس مسجد کو آگ لگادی گئی اور آگ لگانے والے کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ پولیس نے اپنی طرف سے کوشش کی ہو گی مگر اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا وجوہات تھیں جو ہم سے مخفی رکھی گئیں مگر ہوا یہ ہے کہ اس دور میں یہ سلسلہ مختلف جگہوں میں مجھے دکھائی دیا کہ جب بھی جلسہ سالانہ پر جماعتوں کے نمائندے آئے ہوتے تھے اور مسجدیں یا مراکز خالی رہ جاتے تھے اسی زمانے میں ایک شریروں کا گروہ تھا اور آپ بطور احمدی تو جانتے ہی ہیں کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں جن کا پیشہ ہی مسجدوں کو جلانا اور اسی میں انکی نجات ہے تو وہ لوگ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہماری مساجد اور مراکز جو تبلیغی مراکز تھے ان میں آگ لگایا کرتے تھے اور یہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے واقعات ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے پھر میں نے خصوصی ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت وہاں باقاعدہ ہر جگہ مستعد رہتی ہے اور نگرانی کرتی ہے تاکہ پیچھے کسی شریر کو موقع نہ ملے۔ تو یہ آگ لگانے کا واقعہ ان دنوں کا آغاز کا واقعہ ہے جب یہ حرکتیں شروع ہوئی تھیں۔ کسی نے کھڑکی کے شیشے توڑے اور اندر جاکر مسجد کو آگ لگا کر اپنی جنّت کمالی اور وہ آگ اصل میں اپنے لئے جلائی تھی۔ ایسے لوگ دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع آگ ہی میں جلتے رہتے ہیں اور آگ جلاتے ہی تب ہیں جب حسد کی آگ بھڑک رہی ہوتی ہے۔ تو آگ سے حسد کا گہرا تعلق ہے اور حسد کے نتیجے میں یہ سارے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی جو آگ بھڑکائی جائے گی وہ ان کی اپنی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ مگر اللہ ان لوگوں کے لئے اس آگ کو جنت بنا دیتا ہے جن کے اوپر خدا کی رضا کی قبولیت کے نتیجے میں آگ بھڑکائی جاتی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ کو جنت بنادیا۔

تو اسی قسم کے واقعات ہم روزمرہ جماعت کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ جب یہ آگ لگائی گئی تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے صرف زیادہ سے زیادہ پچاس نمازی اس مسجد میں نماز پڑھ سکتے تھے تو بعد کے ایک خطبے میں میں نے جماعت ہالینڈ کو تسلی دی کہ ہم تو ہمیشہ سے خدا کا ایک سلوک دیکھ رہے ہیں۔ آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے دس گنا زیادہ مسجد بنانے کی توفیق بخشے گا اور پچاس نمازی کی بجائے پانچ سو نمازی اس مسجد میں نماز پڑھ سکیں گے۔ اب یہ بات تو آئی گئی ہو گئی۔ میں بھی بھول گیا اور امیر صاحب اور جماعت کے کارندے اور وہ آرکیٹکٹ عبدالرشید صاحب جنہوں نے اس مسجد میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے وہ بھی بات کو بھول چکے تھے اور جس وقت وہ مسجد کو اور ساری عمارت کو ڈیزائن کر رہے تھے اس وقت ان کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں تھا کہ دس گنا مسجد کا اللہ تعالیٰ نے گویا عملاً وعدہ فرمالیا ہے۔ بعض دفعہ اس کے عاجز بندوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری بھی فرمادیتا ہے تو ارادہ اللہ ہی کا ہوتا ہے اسی لئے وہ بات منہ سے نکل جاتی ہے۔ چنانچہ ان کے کسی خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس وجہ سے ڈیزائن کروں کیونکہ کل رقبہ جو اس تعمیر کا تھا وہ دس گنا نہیں بلکہ اڑھائی گنا تھا۔ اس وجہ سے طبعی طور پر ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر بہت لمبی محنت کے بعد یہ مسجد مکمل ہو گئی تو آرکیٹکٹ صاحب نے جا کے پیمائش شروع کی تو حیران رہ گئے دیکھ کے کہ اس بلڈنگ میں جو عمومی رقبہ کے لحاظ سے اڑھائی گنا ہے مسجد کا حصہ دس گنا ہے اور بعینہ وہی بات پوری ہوئی ہے کہ پچاس کی بجائے پانچ سو نمازی وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ تو یہ اللہ کے کاروبار ہیں۔ یہ میں آپ کو محض اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ جس حد تک بھی ممکن ہو خدا کی حمد اور شکر بجالائیں۔ وہ جماعت سے بے انتہا احسان کا سلوک فرماتا ہے۔

تو اس مسجد کے افتتاح کے لئے اب مجھے بھی جانا تھا اور خاص طور پر جب انہوں نے یہ بتایا کہ یہ واقعہ اس طرح ہوا ہے تو میں بھی طبعی جوش رکھتا تھا کہ اس مسجد میں جاؤں۔ لیکن یہ بھی اللہ کے کاروبار ہیں کہ ہالینڈ کی مسجد کا آغاز بھی خلیفۂ وقت نے نہیں کیا تھا، کسی اور نے کیا تھا۔ اسکی جب توسیع ہوئی ہے تب بھی خلیفۂ وقت کو توفیق نہیں ملی بلکہ اس کی نمائندگی میں کسی اور ہی کو موقعہ ملا ہے۔ اللہ اپنے راز بہتر سمجھتا ہے بہر حال ہم راضی برضا ہیں اور جو التواء کی وجہ ہے، وہاں جانے میں التواء ہوا ہے وہ وجہ موسم کی ایسی اچانک خرابی ہے جس پر ہمارا کوئی بھی اختیار نہیں تھا۔ ہر طرح سے ہم نے کوشش کر دیکھی وہ جہاز پکڑنے کی جو ایک ہی جہاز چل رہا تھا، وہ پکڑنے کی کوشش بھی کی اگرچہ موسم بہت خراب تھا لیکن ہمیں جہاز والوں نے بتایا کہ اس جہاز پر اتنا دباؤ ہے ٹریفک کا، کیونکہ ایک ہی چل رہا ہے صرف، کہ ناممکن ہے آپ کو اس میں جگہ دینا۔ پھر ہم نے سوچا کہ ٹنل (Tunnel) میں کیوں نہ سفر کریں۔ وہ گاڑی جس کا باہر کے طوفانوں سے کوئی بھی تعلق نہیں وہ اس وقت خیال نہیں آیا کہ سب کو یہی خیال آیا ہو گا اور ان منتظمین نے ہمیں کہا کہ یہ وہم ہی دل سے نکال دو، اتنی بڑی ٹریفک ہے یہاں ہمارے پاس اس وقت کہ اسے سنبھالنا ناممکن ہو چکا ہے۔ اگر آپ ریزرو بھی کروالیں تو ریزرو کروانے کے باوجود ہو سکتا ہے بارہ گھنٹے Que میں کھڑا ہونا پڑے۔ تو جو صورت تھی ویسی تھی کہ ناممکن تھا۔ پھر بھی Que میں کھڑے بھی رہتے بارہ گھنٹے تو ہو سکتا ہے کہ آگے کسی اور کی باری آتی اور ہم پیچھے سے انتظار ہی میں رہ جاتے۔ تو یہ مجبوریاں تھیں جن کی وجہ سے میں وہاں خود شامل نہیں ہو سکا لیکن امیر صاحب سے میں نے درخواست کی کہ وہ اس مسجد کا افتتاح کروائیں اور امید ہے کہ اس وقت وہاں افتتاح ہو رہا ہو گا یا ہو چکا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعے اور چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ کے عمدہ نقشہ بنانے کے نتیجے میں اور پھر سارے کام کی نگرانی کے نتیجہ میں اس مسجد پر جتنا تعمیر نو پر خرچ آنا تھا اس سے بہت کم خرچ اٹھا ہے۔ اب دعا کی خاطر جو کارندے ہیں جنہوں نے کام کیا ہے انکا ذکر کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو امیر صاحب ہالینڈ خود ہیں اور ان کے ساتھ حمید صاحب نے بھی جس حد تک ان کے وقت نے اجازت دی انہوں نے اس مسجد کے معاملات میں گہری دلچسپی لی۔ اب امیر صاحب ہالینڈ تو بہر حال چندہ

اکٹھا کرنے، محنتیں کروانے، وقار عمل کے انتظام کروانے میں مسلسل بہترین کارکردگی دکھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ بھی خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں۔ ان کا سب سے پہلے تو جو نقشے بنانے اور ان کی کونسل سے منظوریاں لینے، اس میں بہت وقت صرف ہوا ہے ہمارا۔ بہت پہلے یہ مسجد بن سکتی تھی مگر کونسل سے نئے نقشے بنا کر ان کی منظوریاں لینا یہ دو مسائل پیش کر رہا تھا۔ ایک تو یہ کہ وہاں کے آرکیٹیکٹ سے اگر ہم یہ کرواتے تو اس آرکیٹیکٹ کی فیس ہی بہت زیادہ تھی اور پھر اس کے ذریعہ جن کمپنیوں کو ٹھیکہ دیتے ان کے اخراجات بے انتہا تھے۔ اس لئے چوہدری عبدالرشید صاحب کو میں نے مشورہ دیا کہ آپ بطور آرکیٹیکٹ وہاں درج ہو جائیں اور جو نئے قوانین بنے ہیں یورپ کے اکٹھے ہونے کے نتیجے میں ان میں ان کو موقع مل گیا۔ چنانچہ بحیثیت آرکیٹیکٹ ان کا وہاں کونسل میں درج ہونا بہت سا وقت تو اس میں لگ گیا۔ پھر جو نقشے انہوں نے پیش کئے ان کو بار بار کونسل کبھی ایک عذر کبھی دوسرا عذر رکھ کر رد کرتی رہی، ترمیموں کے مطالبے کرتی رہی تو یہ عرصہ ہے جو ۸۷ء سے لے کر اب تک جو تاخیر ہوئی ہے اس تاخیر کے ذمہ دار عرصے میں یہ عوامل ہیں۔ لیکن جب کام شروع ہوا ہے تو اس کام شروع ہونے کے بعد بھی اس کو دو سال پانچ مہینے لگے ہیں مکمل ہونے پر۔ کیونکہ کئی دفعہ وہ پیسے کی کمی کی وجہ سے رک جاتے تھے اور اس خیال سے کہ بار بار مرکز پہ بوجھ نہ ڈالا جائے خاموشی بھی اختیار کر جاتے تھے۔ بعض دفعہ مہینوں کے بعد مجھے پتہ چلا کہ کام رکا ہوا ہے کیونکہ پیسے ختم ہیں حالانکہ مسجد کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے حد پیسے دے رکھے ہیں کوئی ضرورت نہیں تھی کہ کام کو ختم کیا جاتا مگر جو بھی ہوا ہوتا رہا، رک رک کر چلتا رہا مگر چلتا رہا۔ اور اس عرصہ میں چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے وہاں قریباً سولہ سترہ دفعہ موقعہ پر جا کر کام کی نگرانی کی ہے۔

اور جو مختلف لوگوں نے اس میں خاص طور پر حصہ لیا ہے ان کا میں ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو ان سب کے لئے دعا کی تحریک ہو۔ امیر صاحب اور عبدالحمید صاحب کا تو عمومی ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں وقار عمل کرنے والوں کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے اس سارے عرصے میں مسلسل وقار عمل کیا ہے یا اس کے مختلف حصوں میں، چھ چھ مہینے کے لئے، دو دو تین تین مہینے کے لئے وہ وقار عمل کے لئے آتے رہے۔ تو جو خاص طور پر نام میں نے چنے ہیں دعائیہ تحریک کے لئے وہ حسب ذیل ہیں۔ حنیف Handric صاحب یہ ڈچ احمدی ہیں اور مسلسل اس عرصہ میں یہ وہاں رہے اور بڑی محنت سے کام کیا۔ ان کی اہلیہ نے بھی چھ ماہ تک ہیگ میں رہ کر وقار عمل میں حصہ لیا یعنی اس طرح کہ وقار عمل میں آنے والوں کے لئے جو کھانا پکانا ہوتا تھا وہ احمدی خواتین تیار کرتی تھیں تو حنیف Handric صاحب کی بیگم صاحبہ اس غرض سے وہاں پہنچی رہیں۔ ان کے علاوہ بھی اور خواتین نے اس میں حصہ لیا۔

محمد یامین صاحب۔ یہ ہمارے معمار بھی ہیں اور بڑھئی بھی ہیں۔ بہت سے کام جانتے ہیں۔ انہوں نے مسلسل وقار عمل کر کے اس مسجد کی تعمیر میں شروع سے آخر تک ثواب کمایا۔ ظفر اللہ صاحب جرمنی سے چھ ماہ کے لئے تشریف لائے۔ منور جمیل صاحب سپین سے چھ ماہ کے لئے تشریف لائے۔ عبدالحق محمود، عثمان بیداللہ، خواجہ مبشر احمد ان سب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب توفیق اس نیک کام میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انشاء اللہ جب بھی آئندہ توفیق ہوگی میں ضرور خود یہ مسجد دیکھنے جاؤں گا کیونکہ مجھے بھی بہت شوق ہے۔ اس درمیانی عرصے میں جا کر دیکھتا رہا ہوں اور موقع پر ہدایات بھی دیتا رہا ہوں کس چیز کو کس طرح کیا جائے۔ کُلّھُم جو بھی خرچ اٹھنا تھا اس کا اندازہ تھا بیس لاکھ گلڈرز اور عملاً جو کام ہوا ہے یہ سات لاکھ گلڈرز میں ہوا ہے۔ تو ساٹھ فیصد جو بچت ہے یہ بچت حسب سابق جماعت نے خدمت خلق اور وقار عمل کے ذریعے کی ہے۔ یہ وہ حساب کے کھاتے ہیں جو خدا کے حضور تو ہمیشہ محفوظ رہیں گے لیکن دنیا کے حساب میں یہ لکھے نہیں جاتے تو عملاً یہ بیس لاکھ گلڈرز کی تعمیر ہے جس کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے سات لاکھ تک مکمل کر لیا۔

اب جماعت احمدیہ فرانس۔ جماعت احمدیہ فرانس کا یہ تبلیغی مرکز، وہ عمارت جو خریدی گئی ہے یہ پہلے ایک کارخانہ ہوا کرتا تھا۔ اس کو مختلف تبدیلیوں کے بعد مرکز کے طور پر چنا گیا کیونکہ اس کے ساتھ جو

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

First Prize	100,000 rp
Second Prize	50,000 rp
Third Prize	25,000 rp

For further details write to:

The Manager

175, Merton Road .London

SW18 5EF. U.K.

عمارت تھی وہ کافی وسیع تھی اور اس میں گنجائش تھی کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہاں جب تک باقاعدہ الگ مسجد بنانے کی توفیق نہ ملے وہیں مسجد کی ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ چنانچہ اس کے ہال کے اندر قبلہ رخ مسجد کا انتظام کیا گیا۔ نیچے خواتین کے لئے بھی مسجد کا انتظام کیا گیا۔ ساتھ ملحقہ عمارتوں میں نمائش وغیرہ، بہت سی چیزیں ایسی تھیں سٹوڈیو بنتا تھا، لائبریری بنی تھی وہ وقتی ضرورتیں پوری کی جاتی رہیں لیکن مشکل یہ تھی کہ کونسل کے ہاں بطور مسجد اس کا اندراج نہیں تھا اور چونکہ نمازی عام دنوں میں بھی اور خصوصاً جمعہ پہ بکثرت آتے تھے اس لئے یہ تلوار سر پر لٹکی رہتی تھی کہ اگر کونسل چاہتی تو اعتراض کرتی کہ جگہ کسی اور مقصد کے لئے تھی۔ لی آپ نے کسی اور مقصد کی خاطر تھی۔ یعنی تھی بھی اور مقصد کی جگہ، لی بھی آپ نے اور مقصد کے لئے تھی۔ اس میں آپ نے مستقل نمازوں کا مرکز بنا لیا ہے۔

چونکہ فرانس میں بہت سی ایسی کارروائیاں ہوتی رہی ہیں جو بنیاد پرست مسلمانوں کی طرف سے، آگ لگانے کے، دہشت گردی کے واقعات اس لئے اس طرف بھی نظر رہی ہے ان اداروں کی کہ کہیں یہ بھی اسی قسم کے لوگ تو نہیں۔ پھر ہمیں یہ بھی مشکل پیش آتی رہی کہ بعض دفعہ تبلیغ کی خاطر مختلف لوگوں کو دعوتیں دی جاتیں۔ کوئی الجیریا کا، کوئی مراکو کا، غرضیکہ مختلف وہ باشندے جن کا زیادہ تر فرانس سے تعلق ہے اور وہ فرانس میں زیادہ تر رہائش پذیر ہیں۔ ہمیں تو اس سے غرض نہیں تھی کہ ان کا پس منظر کیا ہے۔ وہ دہشت گرد تھے یا ہیں۔ ہم تو ان کو تبلیغ کی دعوت دیا کرتے تھے اور ان کے آنے جانے سے بھی شبہات پیدا ہوتے رہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل ان کی انٹیلی جنس نے ہماری نگرانی کی ہے۔ آٹھ دس سال تک مسلسل نگرانی کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بالآخر پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ جماعت احمدیہ کا دہشت گردی سے کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں۔ چونکہ نگرانی کے دوران کوئی بھی واقعہ ایسا ان کو دکھائی نہیں دیا کہ جس سے ہماری دلچسپیوں کو روک سکتے، اس لئے روکا تو نہیں مگر منظوری بھی نہ دی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نئی انتظامیہ ہے اس میں ملک اشفاق ربانی صاحب نئے امیر مقرر ہوئے ہیں وہ معاملہ جو دیر سے لٹکا ہوا تھا اس پر انہوں نے فوری توجہ دی اور کونسل سے مل ملا کر ان کو بتایا کہ دیکھو تم جانتے ہو کہ ہم صاف ستھرے لوگ ہیں اور یہ بھی جانتے ہو کہ یہ جگہ مسجد کے طور پر استعمال ہو رہی ہے تو ہمارا حق کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ جو مسجد کے لئے جگہ استعمال ہو اس کو مسجد ہی کہیں۔ چنانچہ الحمدللہ کہ اشفاق ربانی صاحب نے کچھ دن پہلے مجھے یہ اطلاع دی کہ کونسل نے باقاعدہ اسے مسجد کے طور پر منظور درج کر لیا ہے۔ منظوری تو وہ نہیں دے سکتے وہ تو اللہ ہی دیتا ہے مگر درج کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اب یہ بطور مسجد درج ہو چکی ہے۔

یہ وجہ تھی کہ ان کی خواہش تھی کہ اس موقع پر میں جا کر اس نئی صورت حال میں از سر نو افتتاح کرتا۔ پہلے جو افتتاح تھا وہ ایک مسجد کی عارضی جگہ کا ہوا تھا اب بحیثیت مسجد اس کا افتتاح ہونا تھا۔ وہی وجوہات مانع ہوئیں جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور میں وہاں خود حاضر نہیں ہو سکا لیکن ان کی یہ خواہش ہے کہ میں ان کا بھی تذکرہ کر دوں، ان کی جماعت کا بھی، ان کی کوششوں کا بھی تاکہ سب دنیا کی جماعتوں میں دعا کی تحریک ہو۔

جو جماعت کی نئی انتظامیہ ہے انہوں نے جو غیر معمولی کوشش شروع کی ہے اس کے نتیجے میں بہت سے مستقل مفید کاموں کا اجراء ہو چکا ہے اور میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں کہ فرانس ایم ٹی اے کے سٹوڈیو کا بھی آج ہی افتتاح ہو رہا ہے۔ **جماعت فرانس میں ایک بیداری کی جولہر ہے اس سے تبلیغ اور مالی قربانی کے میدان میں بہت آگے بڑھے ہیں۔ بچوں کی تعلیمی تربیتی اور قرآن کلاسز کے علاوہ نومبایعین کی کلاس اور داعیان الی اللہ کے اجلاسات کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا ہے۔ نیز لائبریریوں میں جماعتی کتب اور قرآن کریم کے نسخے رکھوانے کی کارروائی بھی ہو رہی ہے۔** اس جلسے میں جو فرانس کے باشندے ہیں ان میں سے وہ لوگ جن کی مختلف قومیتیں ہیں اور مجھے تعجب ہوا یہ معلوم کر کے کہ فرانس میں مختلف قومیتوں کے جو لوگ آباد ہو چکے ہیں ان کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔

بہت سے پرانی فرانسیسی نو آبادیات سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور بہت سے دوسری وجوہات سے یہاں آ کر بس جانے والے البانیہ وغیرہ کے لوگ ہیں، بوسنیا کے بھی ہیں۔ غرضیکہ مختلف یورپ کی اور افریقہ کی نمائندہ قومیں یہاں آباد ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر چونکہ میری شمولیت کی توقع تھی انہوں نے پچاس سے زائد قوموں سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت مہمانوں کو شرکت کی دعوت دی تھی اور ان کی توقع ہے کہ وہ سارے شامل ہو گئے ہونگے تو جتنے بھی شامل ہو سکے ہیں یہ ان کے نصیب۔ بہر حال ان سب کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان فرمائے آج جو مہمان کے طور پر شامل ہو رہے ہیں کل وہ میزبان کے طور پر بھی شامل ہوں۔

اب میں اسی مضمون کا آغاز کرتا ہوں جسے نامکمل چھوڑ دیا گیا تھا۔ حیا کا مضمون چل رہا ہے۔ سب سے پہلی حدیث جو اس ضمن میں میں نے اختیار کی ہے وہ مؤطا امام مالکؒ کتاب الجامع سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ہر دین کا ایک خاص خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔ تو ثابت ہو رہا ہے کہ اور کسی دین میں حیا کو بطور خُلق کے استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو سمجھنے کے لائق ہے۔ اور غیر دینوں سے

تبادلۂ خیالات کے وقت تبلیغ کرنے والوں کو یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے، ان کے بہت کام کا نکتہ ہے۔ کیونکہ **حیا تمام نیکیوں کی جان ہے اور تمام بداخلاقیوں کی دشمن ہے۔**

اگر حیا عیسائیت کی بھی جان ہوتی اور یہی اس کا مرکزی نکتہ ہوتا تو آج عیسائی ملکوں میں جو فسادات پھیلے ہوئے ہیں جو خرابیاں برپا ہیں وہ کبھی دکھائی نہ دیتیں۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان ملکوں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے مگر اس لئے ہو رہا ہے کہ حیا چھوڑنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ حیا دین کا حصہ ہے اگر دین والوں کو حیا نہ رہے تو ان کے اخلاق اور ایمان کی حفاظت تو حیا نہیں کر سکتی۔ پس تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں میں جو بے حیائی کا دور دورہ دکھائی دے رہا ہے، بدخلقیوں کا دور دورہ دکھائی دے رہا ہے یہ قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف کی رو سے یہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ **دین اسلام کا خلاصہ حیا ہے۔ جہاں حیا اٹھ جائے اور بے حیائی کا عام دور دورہ ہو اس ملک کے بسنے والے اسلام کی طرف لاکھ منسوب ہوں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف کی رو سے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت سنن الترمذی سے لی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اب وہاں 'سے' کا لفظ بھی نہیں ایمان جنت 'میں' ہے۔ ترجمہ کرنے والے اس کا ترجمہ کرتے وقت اس کے معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی طرف سے یہ لگا لیتے ہیں کہ ایمان والا جنت میں جائے گا۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فصیح و بلیغ کلام میں یہ ذکر نہیں ہے ورنہ کہہ سکتے تھے کہ ہر مومن جنت میں جائے گا اور یہ بات تو عام پھیلی پڑی ہے ہر جگہ۔

بہت ہی لطیف کلام ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا والبذآءُ من الجفآءِ والجفاء فی النار۔ کہ بذاء یعنی فحش گوئی یہ بدخلقی میں سے ہے اور بدخلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ یہ نہیں فرمایا بدخلقی کرنے والا والجفاء فی النار اور بدخلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ بہت ہی فصیح و بلیغ کلام ہے جس سے بہت مطالب پھوٹتے ہیں۔ تو بار بار اسی حدیث کے حوالے سے اس کے مطالب کی بحث اگر شروع کی تو بعض لوگوں کے لئے شاید سمجھنے میں دقت پیدا ہو میں نے اس کا ترجمہ جو بعینہٖ ترجمہ بنتا ہے وہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

ایمان جنت میں ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ دراصل ایمان کا ایک مرکزی معنی یہ ہے۔ طُمَانِیَةُ النَّفْسِ وَزَوَالُ الخَوفِ۔ طمانیت نفس اور زوال خوف اور یہی معنے حضرت امام راغب نے اور بعض اور کتب میں بیان کئے ہیں جو عربی لغت کی کتابوں میں بہت نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت امام راغب اور ان دونوں لغات کا اتفاق اس بات پر یہ بتا رہا ہے کہ یہ معنیٰ اصل ہے۔ یعنی مرکزی معنیٰ یہی ہے باقی سارے معانی اس سے پھوٹتے ہیں۔ تو اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس ارشاد کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ کن معنوں میں جنت میں ہے۔ اس لئے کہ پوری طمانیت ہی حیا سے ملتی ہے اور پوری طمانیت ہی ایمان سے ملتی ہے اور اصل طمانیت جس میں زوال الخوف بھی شامل ہو کوئی خوف کا شائبہ تک باقی نہ رہے وہ امن کی حالت، وہ طمانیت کی حالت حیا سے ملتی ہے اور جیسا کہ میں آگے تفصیل بیان کروں گا حیا ہی کے سارے شعبے ہیں جو ساری زندگی پر چھائے ہوئے ہیں اور **سچی طمانیت حیا سے نصیب ہوتی ہے۔**

اور ایمان کا یہ معنیٰ کہ ایمان جنت میں ہے طمانیت نصیب کرتا ہے اور زوال الخوف ہے۔ یہ معنے حضرت ابراہیم کے پیش نظر تھے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ سوال کیا کہ مجھے بتا کہ مردے کیسے زندہ کئے جاتے ہیں جواباً دیکھیں اللہ نے یہی فرمایا اَوَلَمْ تُؤمِن تو ایمان نہیں لایا۔ اللہ جانتا تھا کہ حضرت ابراہیم ایمان لے آئے ہیں مگر حضرت ابراہیم کی فراست کا ایک گویا امتحان تھا کہ دیکھیں کن معنوں میں یہ کہہ رہا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا، بَلٰی وَلٰکِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِی۔ ایمان تو لایا ہوں مگر ایمان کا یہ پہلو بھی تو پیش نظر ہے کہ وہ طمانیت بخشتا ہے۔ تو میں ایمان کے گہرے معانی پر نظر رکھتے ہوئے یہ عرض کر رہا ہوں تا کہ تو یہ خیال نہ کرے میرے متعلق اے خدا، یہ گمان نہ کرے کہ میں ایمان نہیں لاتا اس لئے پوچھ رہا ہوں اس لئے کہ ایمان کے تمام شعبوں پر حاوی ہو جاؤں۔ اس کی جان طمانیت ہے، کوئی بھی خلش دل میں باقی نہ رہے۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جواب ہی بہت عظیم الشان ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا میں حدیثوں کے ذکر کے بعد پھر ان حدیثوں کے خلاصے کے طور پر اس حیا کے مضمون کو اس خطبے میں مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

ایک اور حدیث بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سرزنش کر رہا تھا۔ تم حیادار ہو بہت زیادہ، ہر کام سے پیچھے رہ جاتے ہو، اس قسم کی کچھ باتیں ہونگی۔ مگر یہ حیا کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ پیچھے رہ جائے کوئی شخص، مگر چونکہ وہ حیا کے خلاف سرزنش کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان میں سے ہے۔ اگر تم حیا کے خلاف کوئی بات کرو گے تو ہو سکتا ہے اس کا ذہن بدک جائے اور پھر رفتہ رفتہ بے حیائی کی طرف مائل ہو یعنی اس کا ایمان جاتا رہے۔

پھر ایک روایت ہے اور اسی روایت کے مختلف پہلوؤں کو میں اب باقی خطبے میں کھول کر بیان کروں گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا فحش جس چیز میں بھی ہو اس کو بدصورت کر دیتا ہے۔ اب فحش کے متعلق پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ بے حیائی کی تعریف ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فحش فرمائی ہے۔ فحش کلامی، فحش سے نہ شرمانا، یہ بے حیائی کی جان ہے اور اسی سے سارے معاشرے تباہ ہوتے ہیں۔ تو فرمایا کہ فحش جس چیز میں بھی ہو اس کو بدصورت کر دیتا ہے اور حیا جس چیز میں ہو اس کو مزیّن اور خوبصورت بنا دیتی ہے۔ یہ وہ مرکزی پہلو ہے حیا کی خوبیوں کا جس کے متعلق میں چند نکات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

حیا اور زینت کا جہاں تک گہرا تعلق ہے یہ سب دنیا کے ادب میں ملتا ہے جہاں تک میں نے مختلف دنیا کی بڑی بڑی زبانوں کے ادب کا مطالعہ کیا ہے ان کی شاعری پر نظر ڈالی ہے اگرچہ تھوڑی نظر ڈال سکا ہوں لازماً اتنا وقت تو مل ہی نہیں سکتا مگر یہ بات میں نے دیکھی ہے کہ سب دنیا کی قوموں نے حیا کی تعریف حسن کے ساتھ ملا کے کی ہے۔ اپنے محبوبوں کو سارے ہی حیادار بتاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ حیا سے ان کا حسن بڑھتا ہے۔ کبھی دنیا کے کسی ادب میں، کسی شاعری میں آپ بے حیائی کی تعریف نہیں سنیں گے۔ یہ نہیں سنیں گے کہ بے حیائی سے میرا محبوب زیادہ خوبصورت ہو گیا۔ یہ مضمون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بنیادی طور پر بیان فرمایا ہے حیا زینت بخشتی ہے اور بے حیائی زینت لے جاتی ہے، دور کر دیتی ہے۔

اس سلسلے میں دیکھیں غالب بھی تو یہی کہتا ہے کہ جب حیا بھی اس کو آئے ہے تو شرما جائے ہے۔

"غیر کو یارب وہ کیونکر منع گستاخی کرے گر حیا بھی اس کو آئے ہے تو شرما جائے ہے"۔ بعض دفعہ اپنی حیا سے بھی آدمی شرما جاتا ہے اور یہ اپنی حیا سے شرما جانا یہ وہ مضمون ہے جو اس حدیث کے بنیادی مضمون میں داخل ہے۔ الحَیَاءُ خیرٌ کُلُّہٗ تمام تر بہتر ہے اور جو حیا سے شرماتا ہے اس کے اندر ایک نیا حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ اب دیکھیں حیا نہ ہو تو چہرے کے نقوش کیسے بھی خوبصورت ہوں ان میں حسن باقی نہیں رہتا۔ اس کی مثالیں آپ دیکھ سکتے ہیں کئی طریقے سے۔

سب سے پہلے تو رشوت خور کا چہرہ آپ نے دیکھا ہوگا بددیانتی سے مال کمانے والے کا چہرہ دیکھا ہوگا، ظلم کرنے والے کا چہرہ دیکھا ہوگا، لوگوں کے حقوق غصب کرنے والے کا چہرہ دیکھا ہوگا، اس کے نقوش بظاہر کیسے ہی متوازن کیوں نہ ہوں ان میں کوئی حسن باقی نہیں رہتا وہ بظاہر متوازن نقوش بھیانک ہو جاتے ہیں۔ اس پر نظر ڈالنے سے طبیعت میں کراہت محسوس ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کو میں حیا کیوں کہہ رہا ہوں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو حیا کی تعریف کا مرکزی نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا سے شرمائے اور خدا سے ان کاموں میں شرمائے جن کاموں میں وہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ دیکھ رہا ہو کہ میں یہ کر رہا ہوں ساری دیانت داری اور نیکوکاری کا راز اس بات میں ہے۔

اب دیکھیں بچے بعض حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں، ماں باپ آ جائیں تو کیسے ٹھیک ٹھاک ہو کے بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ حیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ماں باپ ان حرکتوں کو پسند نہیں کریں گے اور وہ ماں باپ کی شرم رکھتے ہیں۔ تو ایک مومن جو جانتا ہے کہ خدا کی ہمیشہ اس پر نظر ہے وہ کیوں نہ حیا سے کام لے اور جب وہ اللہ کی حیا نہیں رکھتا تو پھر دنیا کی بھی حیا اٹھ جاتی ہے، کسی چیز کی حیا باقی نہیں رہتی۔ جن مغربی قوموں کا میں نے ذکر کیا تھا ان کی یہی مصیبت ہے، یہی وبال ہے ان کا کہ اللہ کی حیا اٹھ گئی ہے تو پھر رفتہ رفتہ دنیا کی حیا اٹھتی چلی جا رہی ہے ان کا جو نقاب اٹھ رہا ہے اس کی کوئی انتہا نہیں سوائے اس کے کہ اپنا سب کچھ گند باہر کر دیں اور پھر خود اس سے متنفر ہو کے بھاگیں۔

اور یہ دوسرا دور بھی کسی حد تک شروع ہو چکا ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ حیا کا بدی، فسق و فجور سے یہ تعلق ہے کہ **جب حیا نہ ہو تو بدی اور فسق وفجور نے لازماً ایسے دل پر قبضہ کر لینا ہے جو حیا سے خالی ہے۔** اب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ رشوت خور کا چہرہ آپ نے دیکھا ہے اور ایسا ہی بدکاروں کا، ظالموں کا چہرہ دیکھا ہوا ہے کتنا بھیانک چہرہ ہو جاتا ہے۔ کبھی بھی آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نقوش بڑے اچھے ہیں، اس کی آنکھیں خوبصورت ہیں، اس کا ناک متوازن ہے، اس کے ہونٹ، اس کے گال، اس کی گردن، اس کا جسم جتنا وہ بظاہر خوبصورت ہوگا اتنا ہی بھیانک اور بدصورت دکھائی دے گا۔ یہی حال فاحشہ عورتوں کا ہوا کرتا ہے۔ فاحشہ عورتوں کا جو ظاہری حسن ہے اس کے ظاہر کو جتنا چاہیں آپ متوازن قرار دے لیں ان کے چہرے سے جو ہولناک ایک کراہت پیدا ہوتی ہے ان کے چہرے پر نظر ڈالنے سے کوئی ظاہری حسن اس کراہت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ ان کی آنکھیں حیا سے خالی، ان کے چہرے کے آثار حیا سے خالی اور اس کے نتیجے میں حسن کو بے حیائی ایسا بگاڑ دیتی ہے کہ وہ بدزیب، بدصورتی بن جاتا ہے بعینہٖ یہی مرکزی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ہے حیا زینت بخشتی ہے اور بے حیائی حسن کو اجاڑ دیتی ہے۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

اس پہلو کو مد نظر رکھ کے ایک ایسے شریف النفس انسان کا بھی تصور کریں خواہ وہ کوئی بھی ہو اگر وہ نیکوکار ہے اور ان معاملات میں جس میں اس پر اعتماد کیا گیا ہے دیانتداری سے کام لیتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ مومن ہی ہو کسی بھی دین سے تعلق رکھتا ہو یا بظاہر بے دین بھی ہو اس کو حیا اس تصور سے نہیں آتی کہ میں کیوں برا کام کروں۔ اس کے اندر سے ایک دیکھنے والا پیدا ہو جاتا ہے اور جس طرح مومن کو خدا دیکھ رہا ہوتا ہے اور اس سے حیا کرتا ہے ایسا شخص خود اپنے ضمیر سے حیا کرتا ہے اور حیا ضرور کرتا ہے اور دیکھیں اس کا چہرہ کیسا صاف ستھرا دکھائی دیتا ہے۔ ایسے افسروں سے آپ کو کئی دفعہ ملنے کا اتفاق ہوتا ہوگا ان کے چہرہ پر شرافت لکھی جاتی ہے ان کے چہرے میں ایک حسن دکھائی دیتا ہے جس کو آپ بیان نہ بھی کر سکیں بظاہر بدصورت بھی ہوں تو وہ کشش والے چہرے ہیں جو آپ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

تو حیا بدزیبی، بدصورتی کو بھی خوبصورت بنا دیتی ہے اور بے حیائی خوبصورتی کو بھی بدزیب بنا دیتی ہے، مکروہ بنا دیتی ہے۔ یہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پر معارف کلمات، ایک چھوٹے سے کلمہ میں دیکھیں کتنے مضامین کو اکٹھا ایک مالا کی طرح پرو دیا ہے۔

اب یہ جو حیا کا مضمون ہے اس کو جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا ضروری ہے ۔ ہمارے ہاں جس ماحول میں بچیاں پل رہی ہیں ان کو اگر ماں باپ صرف حیا پر قائم کر دیں تو سب کچھ کما لیا، کامیاب ہو گئے وہ۔ کیونکہ جہاں بھی مجھے شکایت ملتی ہے دینی اصولوں کو نظر انداز کر کے بعض جرائم کا ارتکاب کرنے والی بچیاں ساری وہ ہیں جن کی آنکھیں حیا سے خالی ہوتی ہیں، جن کے دلوں میں حیا نے جھانکا نہیں ہوتا۔ حیا کرتی ہیں ماں باپ کی آنکھ سے کچھ عرصہ تک اور جب سوسائٹی میں باہر جاتی ہیں تو پھر کوئی آنکھ ان کو نہیں دیکھ رہی ان کے نزدیک گویا خدا ہے ہی نہیں۔ لیکن ماں باپ نے اگر بچپن ہی سے سچی حیا ان کے دل میں پیدا کی ہوتی اور اللہ کے حوالے سے حیا پیدا کی ہوتی تو ایسی بچیاں کبھی ضائع نہیں ہو سکتیں، ناممکن ہے۔ جہاں بھی جاتی ہیں اللہ ان کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اور خدا کے حاضر اور غائب ہونے کا ایک یہ بھی مضمون ہے جسے آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ایک مومن بعض دفعہ ایک بدی کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے اور بڑی سخت بدی ہوتی ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ یہ کیا مطلب ہے کہ اس وقت نہیں رہا پھر ہو گیا۔ اصل میں مومن کی جو تعریف قرآن کریم نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یؤمنون بالغیب ۔ اس لئے مومن نہیں رہتے کہ غیب یعنی اللہ کی ذات جو دکھائی نہیں دے رہی اس پر ایمان نہیں لاتے پورا۔ اس لئے فرمایا اس لمحے جب وہ بدی کا ارتکاب کر رہے ہوں وہ مومن نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ غیب تو ہے لیکن ایک ایسا غیب ہے جو دکھائی نہ دینے کے باوجود ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ جو بھی انسان بدی کرتا ہے جنبِ اللہ میں کرتا ہے، اللہ کے پہلو میں کرتا ہے۔ اگر وہ غیب پر ایمان سچا رکھتا ہو تو سچے غیب پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ دکھائی نہ دینے کے باوجود وہ ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اور اگر اس پہلو سے مومن غیب پر ایمان لائیں تو کسی بدی کا ارتکاب کر ہی نہیں سکتے۔ اس کے باوجود آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بہتر اور کون جانتا تھا کہ بہت بڑے بڑے نیک اور متقیوں سے بھی بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں اور توبہ کے بعد پھر بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں کیا وہ مومن نہیں ہوتے؟ فرمایا اس وقت مومن نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت خدا سے غائب ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی ایک غیب ہی کا مضمون ہے جیسے کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے اسی طرح وہ گویا خطرے سے آنکھیں بند کرتے ہیں اور جب خدا یاد آتا ہے یعنی آتا ہوگا بعضوں کو تو اس وقت لازم ہے کہ ان کے گناہ کی لذت میں خلل واقع ہو۔ ان کے گناہ کی لذت ہی خدا کو اپنے سے دور رکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور جب خدا قریب آ جائے اور وہ لذت جاتی رہے تو صاف ظاہر ہوا کہ یہ لذت ایک شیطانی فعل تھا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں تھا ورنہ اللہ قریب آتا، وہ دکھائی دے رہا ہوتا، محسوس ہوتا کہ خدا ہمارے قریب آ گیا ہے تو اس لذت میں اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ اب وہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں اگر ان کا دماغ اس طرف چلا جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے دیکھو کتنے مزے اڑاتے ہیں۔ ان کو اس سے تو کوئی غرض نہیں کہ دنیا دیکھ رہی ہے مگر جب یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے تو موجیں لینے لگتے ہیں کہ ہمارا دیکھنے والا موجود ہے۔

تو اللہ قریب آئے تو لطف دُور نہیں جانا چاہئے، اللہ قریب آئے تو جو مزا خدا کا پیار امزا ہے اس میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا کھولا ہے یہ احساس کہ اللہ مجھے اس وقت دیکھ رہا ہے جب میں نیکی کر رہا ہوں اور دنیا سے چھپ کے کر رہا ہوں، اس احساس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کے مطابق اتنی لذت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کو سنبھالا نہیں جا سکتا۔ یہی لذت ہے جو مزید عشق دل میں پیدا کرتی ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریفیں، جو چھوٹی چھوٹی تعریفیں آپ نے فرمائی ہوئی ہیں ان کو بنظر غائر دیکھیں، غور سے ڈوب کر ان کو دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایک ایک جملے میں ایک معانی کا سمندر اکٹھا کیا گیا ہے۔

اب پاکباز مرد، صرف عورتوں کا سوال نہیں، پاکباز مرد کا چہرہ اور بدکار مرد کا چہرہ بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ ایک پاکباز مرد کے چہرے پر ایک ایسا معصومیت کا حسن ہوتا ہے کہ اس کو ایک بدکار آدمی کے تعلق میں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بدکار چہرے پہ خواہ وہ عورت کا نہیں مرد کا ہی ہو، اس کے چہرے پر ایسی نحوست طاری ہوتی ہے، اس کی آنکھیں حیا سے خالی، اس کا چہرہ ایسا جیسے اس کے حسن کی چمک چھین لی گئی ہو پیچھے ایک بھیانک سا وجود باقی رہ جاتا ہے۔ تو احمدی بچیوں کا ہی کام نہیں احمدی مردوں کا بھی تو کام ہے۔ ماں باپ کا یہ بھی تو فرض ہے کہ اپنے لڑکوں کے دل میں حیا پیدا کریں اور لڑکوں کے دل میں اگر حیا پیدا ہو گی تو یہ جو مسئلہ ہے آپ کا کہ وہ ٹیلی ویژن میں چھپ کر ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ان کی مخرب الاخلاق ہیں یہ خطرہ خود بخود ٹل جائے گا۔

جتنا حیا بڑھتی رہے اللہ کے تصور سے، اتنا ہی مخرب الاخلاق تصویریں دیکھنے سے طبیعت متنفر ہوتی چلی جاتی ہے، گھبرا جاتی ہے۔ ایسی بے حیائیوں کو آپ دیکھتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان میں لذت آئے آپ کو دکھائی دیتا ہے کہ بھیانک بے نور چہرے ہیں ان کی لذتیں بھی شیطانی لذتیں ہیں ان میں کچھ بھی مزہ نہیں ہے اور یہ جو تربیت کا سلسلہ ہے یہ اسی طرح رفتہ رفتہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس جب ہم خواتین کی بات کرتے ہیں تو جو میرا مقصد ہے اس کو وہیں تک محدود نہ رکھیں ۔ **میرے نزدیک احمدی خواتین ہوں یا احمدی مرد ہوں دونوں کا زیور حیا ہے**۔ اور یہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔

بعض مرد سمجھتے ہیں کہ صرف عورت کو ہی حیا رکھنی چاہئے۔ جو بے حیا مرد ہوں ان کی عورتوں کی بھی حیا پھر زیادہ دیر تک مخفی نہیں رہا کرتی۔ رفتہ رفتہ وہ حیائیں بھی اٹھ جاتی ہیں۔ تو اگر آپ نے اپنے گھروں کو جنت بنانا ہے تو یاد رکھیں اگر مرد حیادار ہوگا تو بیوی حیادار رہے گی اور اگر وہ حیادار ہے اور مرد بے حیا ہے تو بعید نہیں کہ وہ علیحدگی کر کے بھاگ جائے وہاں سے، وہ برداشت ہی نہ کر سکے کہ اس کے حیا پر روز حملے ہوتے ہوں اور رفتہ رفتہ اس کا دین تباہ ہو رہا ہو تو ایسی عورتیں ہیں جنہوں نے محض حیاداری کی وجہ سے طلاقیں لی ہیں اور یہ طلاق بالکل جائز ہے، بالکل درست ہے کافی وجہ ہے یہ کہ اس کی بناء پر قاضی طلاق کے حق میں فیصلہ دے۔

تو مومن اگر حیادار ہے تو اس کی بیوی بھی حیادار رہے گی۔ ہمارے لڑکے حیادار ہوں تو پھر لڑکیاں بھی حیادار ہوتی ہیں۔ جس گھر میں لڑکیاں دیکھتی ہیں کہ لڑکوں کو تو بے حیائی کی کھلی چھٹی ہے اور لڑکیوں پر ہی پابندی ہے تو بچیاں دل میں اس بات کو دبا لیتی ہیں، جب تک ان کو قانون اجازت نہ دے کہ بے شک ماں باپ کے سامنے آنکھیں اٹھاؤ اور بے حیائی کے ساتھ ان سے باتیں کرو اس وقت تک جب تک قانون ان کی بے حیائی کی حفاظت نہیں کرتا وہ بظاہر حیادار دکھائی دے رہی ہوتی ہیں لیکن عجیب ماں باپ ہیں کہ ان کو پتہ ہے کہ بچے بے حیائی کی طرف مائل رہتے ہیں ان کا وہ بالکل خیال نہیں کرتے اور ان سے بے اعتنائی ہے، ان کی بے حیائیوں سے بے اعتنائی ہے جو آگے بچیوں کو بھی بے حیا بنا دیتی ہے۔

پس ہر احمدی گھر سے اس مضمون کے آخر پر میں اس توقع کا ذکر کرتا ہوں کہ اگر آپ غیب میں اللہ کی حیا رکھ لیں اور اس کے غیب ہوتے ہوئے بھی اس طرح نظر ڈالیں جیسے وہ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے تو یہ ایک رستہ ہے خدا سے حیا کا جو آپ کو لازماً اس جنت میں داخل کر دے گا جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان جنت ہے، ایمان جنت میں بستا ہے۔ تمام طمانیت اسی سے ہے۔ ہر دکھ کا ازالہ اس بات میں ہے۔ تمام خطرات سے آپ کو یہ چیز بچائے گی آپ کا گھر وہ جنت بن جائے گا جس کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے کہ ایمان جنت میں ہے۔

اس گھر میں جن کو وہ جنت دکھائی دے گی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا میں تو یہ وعدہ پورا ہو جائے اور آخرت میں پورا نہ ہو۔ قد افلح المومنون **کامیاب ہو گئے وہ مومن جن کے گھر محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں جنت بن گئے** ۔ اور لازماً ان کو یقین رکھنا چاہئے ایک ذرہ بھی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگلی دنیا میں جو جنتیں نصیب ہوں گی اسی ایمان کے نتیجے میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو ان کے تصور میں آ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ تو آئندہ انشاء اللہ پھر دوسرے مضامین پر خطبوں کا آغاز ہوگا۔

Malik Food

نئی دوکان کی خوشی میں + سیل، سیل، سیل

جرمن گائے کا قیمہ ———— ۸ مارک فی کلو

مرغی کے لیگ پیس ———— ۲۴ مارک (فی دس کلو۔ ڈبہ)

کھجور ———— ۷ مارک (فی کلو)

پاکستانی سبزیاں ———— ۶۔۵۰ (فی کلو)

سیل ۳۱؍جنوری ۱۹۹۹ء تک جاری رہے گی

Eckenheimer Ldstr. 300 Frankfurt

Tel: (069) 543628 Fax: (069) 543628

تاریخ احمدیت سے

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کی تعمیر

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے عہد مبارک میں یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا غرضیکہ جملہ براعظموں میں متعدد مسجدیں بنوائیں اور ہمیشہ ہی جماعت کو یہ نصیحت فرماتے رہے کہ "ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہونگی"۔

جہاں تک ہالینڈ کا تعلق ہے حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر اس سرزمین پر ۱۹۵۵ء میں ایک شاندار اور عالیشان مسجد تعمیر کی گئی۔ مسجد فضل لندن کی طرح یہ مسجد بھی خواتین احمدیت کے چندوں سے تیار ہوئی۔

مسجد ہالینڈ کے لئے زمین کا حصول ایک بڑا معرکہ تھا۔ ہالینڈ کے کیتھولک چرچ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ ہیگ بلکہ ملک کے کسی گوشہ میں مسجد تعمیر نہ ہونے پائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و طاقت کا ایسا غیبی ہاتھ دکھایا کہ چرچ کی تمام کوششیں بے نتیجہ ثابت ہوئیں۔ اور ۷ر جولائی ۱۹۵۰ء بروز جمعہ ہیگ میں ایک موزوں قطعہ کی باضابطہ منظوری ہو گئی۔ چنانچہ حافظ قدرت اللہ صاحب اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"۱۹۵۰ء میں جب مسجد کے لئے زمین خریدنے کا معاملہ زیر غور تھا تو اس وقت بھی بعض حالات ایسے رنگ میں ظاہر ہوئے جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہیں۔ ہیگ میں مسجد کے لئے مناسب جگہ کی تلاش کے لئے کافی تگ و دو کرنی پڑی تھی۔ آخر حسن اتفاق ایسا ہوا کہ ہماری توقعات سے بڑھ کر ایک نہایت عمدہ جگہ اس غرض کے لئے ہمیں مل گئی۔ یہ جگہ ایک چرچ اور ایک اہم کیتھولک انسٹی ٹیوٹ کے نہ صرف قریب تھی بلکہ ان کے راستہ پر پڑتی تھی جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مذہبی حلقوں کی طرف سے اس کی مخالفت ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر ہیگ کی میونسپل کمیٹی کا جو ذمہ دار شخص تھا اس نے اس تمام مخالفت کا ایسا ذمہ دارانہ مقابلہ کیا کہ آج بھی اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ہمیں ان مشکلات کا علم اس وقت ہوا جب فیصلہ ہو کر پریس کے ذریعہ یہ خبر منصۂ شہود پر آ گئی کہ کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس میں یہ امر بالآخر طے پا گیا ہے کہ مجوزہ جگہ پر مسجد کی تعمیر کر لی جائے۔ کمیٹی کے اس تاریخی اجلاس میں کیتھولک مخالفت کے باوجود ڈاکٹر باکے سخت (Bakke Schut) جو کمیٹی کے چیف ٹاؤن پلانر تھے ان کی پارٹی کو فتح حاصل ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک"۔

اس مسجد کا رقبہ آٹھ سو مربع میٹر کے قریب ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا منشاء مبارک تو اس سے زیادہ رقبہ لینے کا تھا مگر حالات نے اس کی اجازت نہ دی۔ زمین باموقع اور اچھے علاقہ میں ہے اور اوست ڈاؤن لان (Oost Duinlaan) نامی سڑک پر واقع ہے۔

مسجد ہیگ کی ابتدائی خبر اخبارات میں

مسجد کے لئے زمین کا حصول ایک ایسا اہم واقعہ تھا کہ ولندیزی پریس نے اس کا خاص طور پر چرچا کیا۔ چنانچہ یہ خبر ساٹھ اخباروں میں شائع ہوئی جن میں ہالینڈ کے چوٹی کے اخباروں سے لے کر صوبہ جاتی اخبار تک شامل تھے۔ مثلاً ایک اخبار نے لکھا:

"بزاوٗدن ہاوٗت محلہ میں مسلم مشن کی طرف سے مسجد کی تعمیر

چند سالوں کے اندر اندر ہالینڈ میں دو مسجدیں ہو جائیں گی پہلی مسجد ہیگ میں Oostduinlaan (سڑک پر) B.P.M. بلڈنگ کے مدمقابل تعمیر ہو گی۔ یہ جگہ ابھی تک خالی پڑی رہی تھی اور اس جگہ کے ارد گرد بہت دیر سے مکان تعمیر ہو چکے ہیں۔ شاید خدا تعالیٰ نے اس جگہ کو اس لئے خالی رہنے دیا ہو گا کہ اس جگہ مسجد تعمیر ہو گی۔ دوسری مسجد ایمسٹرڈیم میں Talpplein چوک کے پاس تعمیر کی جائے گی۔ اس طرح مسلم مشن ہمارے ملک میں اپنی دو عمارتوں کا مالک ہو جائے گا۔ جو نبی اکرم کی تعلیم پھیلانے کے لئے نقطۂ مرکزی کی حیثیت اختیار کریں گی"۔

"اس قسم کی خبریں احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے ذریعہ نشر ہوتی ہیں۔ مسجد ہیگ کی تعمیر میں اب امام جماعت احمدیہ کی اجازت کا انتظار ہے۔ ان کی خدمت میں مسٹر دالیون سے ایک نقشہ تیار کروا کے بھجوایا جا چکا ہے۔ اس نقشہ کی منظوری پر کام شروع ہو جائے گا۔ مسجد کے لئے زمین کسی پرائیویٹ مالک سے ۲۸ ہزار گلڈر میں خریدی گئی ہے جس کا رقبہ ۸۰۰ مربع میٹر ہے۔ تعمیر پر قریباً ایک لاکھ گلڈرز خرچ ہو گا تب جا کر ایک سفید مسجد بلند ہو سکے گی"۔

حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے چندہ کی تحریک اور احمدی مستورات کا شاندار مالی جہاد

حضرت امیر المومنین مصلح موعودؓ نے تحریک فرمائی کہ ہالینڈ کی مسجد احمدی عورتوں کے چندہ سے تعمیر کی جائے۔ احمدی خواتین نے اپنی گزشتہ مثالی روایات کے عین مطابق اس مالی تحریک کا ایسا والہانہ اور پرجوش خیر مقدم کیا کہ اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے تقریروں اور خطبوں میں اپنی زبان مبارک سے متعدد بار اظہار خوشنودی کیا۔ مثلاً ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

"ہالینڈ کی مسجد کے متعلق عورتوں میں تحریک کی گئی تھی انہوں نے مردوں سے زیادہ قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ گو ان کی تحریک بھی چھوٹی تھی۔ عورت کی آمدن ہمارے ملک میں تو کوئی ہوتی ہی نہیں۔ اگر اسلامی قانون کو دیکھا جائے تو عورت کی آمد مرد سے آدھی ہونی چاہئے کیونکہ شریعت نے عورت کے لئے آدھا حصہ مقرر کیا ہے اور مرد کے لئے پورا حصہ۔ پس اگر مردوں نے چالیس ہزار روپیہ دیا تو چاہئے کہ عورتیں بیس ہزار روپیہ دیتیں مگر واقعہ یہ ہے کہ مردوں نے اگر ایک روپیہ چندہ دیا ہے تو عورتوں نے سوا روپے کے قریب دیا ہے۔ انہوں نے زمین کی قیمت ادا کر دی ہے اور ابھی چھ سات ہزار روپیہ ان کا جمع ہے جس میں اور روپیہ ڈال کر ہالینڈ کی مسجد بنے گی۔ پھر یہ چندہ انہوں نے ایسے وقت میں دیا ہے جبکہ لجنہ کا دفتر بنانے کے لئے بھی انہوں نے چودہ پندرہ ہزار روپیہ جمع کیا تھا"۔

کھدوائی کا مرحلہ

تعمیر مسجد کے لئے چندہ کی ایک معقول رقم احمدی مستورات کی طرف سے فراہم ہو چکی تھی اس لئے حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر ۱۲ر فروری ۱۹۵۵ء کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف (حال چیف جسٹس) نے دعا کے ساتھ مسجد کی بنیادیں اٹھانے کے لئے کھدوائی کا کام شروع کرا دیا۔ اس موقع پر مقامی جماعت احمدیہ کے اکثر احباب کے علاوہ مختلف اخبارات کے نمائندے اور پریس فوٹو گرافر بھی موجود تھے۔ سب سے پہلے حضرت چوہدری صاحب نے تمام احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ پھر آپ نے کدال چلائی۔ بعد ازاں مبلغ ہالینڈ جناب مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے کچھ زمین کھودی۔ پھر بعض دوسرے احمدیوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔

(الفضل ۲۷ر فروری ۱۹۵۵ء)

سنگ بنیاد

کھدائی کا ابتدائی مرحلہ بخیر و خوبی طے ہو چکا تو ۲۰ر مئی ۱۹۵۵ء کو حضرت چوہدری صاحب ہی کے مبارک ہاتھوں سے سرزمین ہالینڈ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقعہ پر بہت سے مسلم ممالک کے نمائندوں اور ممتاز صحافیوں نے شرکت کی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام

مبلغ انچارج ہالینڈ مشن کی طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں مسجد کے سنگ بنیاد کی خوشخبری پہنچی تو حضور کو از حد مسرت ہوئی اور حضور نے ایک خصوصی پیغام بھجوایا جس میں فرمایا کہ:

"جزاک اللہ، مبارک ہو، آپ کو بھی اور سب احمدی نو مسلموں کو بھی۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کے لئے یہ خدمت عظیم بہت بہت مبارک کرے اور ثواب کا موجب بنائے۔ سچ وہی ہے جو سر عبدالقادر نے مسجد لنڈن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا:

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو مجھے آرام سے یہاں پہنچانے کی سعادت بخشی اور اس کے بدلہ میں ان کو مسجد ہالینڈ کا سنگ بنیاد رکھنے کی عزت بخشی۔ یہ وہ عزت ہے جو بہت بڑے بڑے لوگوں کو بھی نصیب نہ ہوئی ہو گی۔ ہم نئے سرے سے اسلام کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا نائب ہونا کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ آج دنیا اس کی قدر کو نہیں جانتی۔ ایک وقت آئے گا جب ساری دنیا کے بادشاہ رشک کی نظر سے ان خدمات کو دیکھیں گے ...... اللہ تعالیٰ جلد ہالینڈ کے اکثر لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشے......"۔

افتتاح کی بابرکت تقریب

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خاص توجہ اور نگرانی کے تحت مسجد ہالینڈ کی تعمیر پایۂ تکمیل تک پہنچ چکی تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۹ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں متعدد ممالک کے سربر آوردہ حضرات کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مدعوین میں پاکستان، مصر، شام اور انڈونیشیا کے سفارتی نمائندے، یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان، مشہور فرموں کے ڈائریکٹرز، میونسپل افسران اور جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور انگلستان کے مبلغین احمدیت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں ہیگ اور بعض دوسرے مقامات کے احمدی اور پریس اور ریڈیو کے نمائندگان بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

ہالینڈ میں مسجد کی تعمیر کو غلبۂ اسلام کی شاہراہ میں ہمیشہ سنگ میل کی حیثیت حاصل رہے گی۔ اس سرزمین میں خانۂ خدا کی اہمیت کو ہالینڈ کے اونچے طبقے نے خاص طور پر محسوس کیا۔ چنانچہ ہیگ کا ایک کثیر الاشاعت روزنامہ "Nieuwe Heagse Courant" نے مسجد ہیگ میں نماز کی حالت کا ایک فوٹو دیتے ہوئے لکھا:

"یہ فوٹو قاہرہ یا بغداد کی نہیں بلکہ یہ مسجد خود ہیگ میں ہے جس میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں"۔

اور پھر اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ:

"مسلمان دو دفعہ اس سے پہلے بھی یورپ میں آئے۔ ایک دفعہ آٹھویں صدی میں اور دوسری دفعہ پندرھویں صدی میں۔ مگر دونوں دفعہ ان کا آنا سیاسی نوعیت کا تھا مگر اس دفعہ ہمارے زمانہ میں ان کی آمد یورپ میں عقبی دروازہ سے ہوئی ہے اور اس طرف سے انہیں کسی لشکر یا فوج کا سامنا نہیں کرنا پڑا بلکہ اس کے برعکس انہیں وہ خالی دل ملے ہیں جن سے عیسائیت عرصہ ہوا نکل چکی ہے"۔

تکمیل مسجد کے لئے چندہ کی تحریک

مسجد ہالینڈ پر چونکہ اندازہ سے زیادہ خرچ ہو چکا تھا اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے احمدی خواتین کو چندہ کی تحریک برابر جاری رکھی اور اس پر بہت زور دیا۔ چنانچہ فرمایا:

"اس سال ہالینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف احمدی مستورات کے چندہ سے ہی ایک نہایت عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ لیکن اس پر جو خرچ ہوا ہے وہ ابتدائی اندازے سے بڑھ گیا ہے۔ اس وقت تک مستورات نے جو چندہ دیا ہے ۹۱ ہزار روپیہ اس سے زائد خرچ ہو گیا ہے۔ مستورات کو چاہئے کہ جلد یہ رقم جمع کر دیں"۔

حضرت مصلح موعود نے تعمیر مسجد ہیگ کے لئے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریک خاص فرمائی تھی مگر خواتین احمدیت نے اپنے آقا کے حضور ایک لاکھ تینتالیس ہزار چھ سو چونسٹھ روپے کی رقم پیش کر دی بلکہ بعض مستورات تو اس مد کے ختم ہونے کے بعد بھی چندہ بھجواتی رہیں۔

ہالینڈ میں حضرت مصلح موعودؓ کی تشریف آوری

مسجد ہیگ ابھی زیر تعمیر تھی کہ ہالینڈ مشن کو اپنی تاریخ کا ایک ایسا عظیم اعزاز نصیب ہوا جس پر ہالینڈ کے احمدی خصوصاً اور دوسرے ولندیزی باشندے عموماً جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ یہ اعزاز حضرت مصلح موعودؓ کا ورود ہالینڈ تھا۔

حضرت اقدس دوسرے سفر یورپ کے دوران

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: مختصرات از صفحہ نمبر ۱

ذکر قاری کے دل میں خوف خدا کے جذبات ابھارتا ہے۔

آیات نمبر ۱۴ تا ۱۹ میں زجر و توبیخ اور ترھیب کے ذریعے انسان کو راہ راست پر لانے کے نصائح بیان کئے گئے ہیں۔ آیت نمبر ۲۰ میں پرندوں کے پروں کی خاص بناوٹ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ رحمان خدا کے سوا کوئی نہیں جو انہیں فضا میں روکے رکھے۔ حضور نے فرمایا کہ پرندوں کی طاقت پرواز کسی اندھے ارتقاء کا نتیجہ نہیں ہے۔ پرندوں کے پروں اور ہڈیوں کی خاص ساخت اور اڑنے کا نظام یہ تمام باریکیاں رحمان خدا نے بن مانگے بغیر کسی درخواست کے عطا کی ہیں۔

آیت نمبر ۳۰ میں فَسَتَعلَمُونَ مَن هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِين ۔ پس تم جلدی جان لو گے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے عذاب کی کوئی بھی صورت ہو کافر گھٹتے اور مومن بڑھتے جاتے ہیں اور یہ مسلسل ہونے والا واقعہ ہے جس کے نتیجے میں جو انصاف رکھتے ہیں ان کو پتہ چل جاتا ہے اور بہت سے لوگ اس بنا پر ہدایت پا جاتے ہیں۔ خدا کا سلوک اور اس کی تقدیر اس کی فعلی شہادت ثابت کرتی ہے کہ خدا کدھر ہے۔

بدھ، ۲/ دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۹۱ ریکارڈ اور نشر کی گئی۔ آج کا سبق سورۃ القلم سے شروع ہوا۔ فرمایا "ن" تہجی کا حرف اور "نٓ" کے معنے دوات کے بھی کئے گئے ہیں۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نون کے کوئی معنی نہیں کئے۔ نون کے معنے مچھلی کے بھی ہیں اور سورۃ کے آخر میں مچھلی والے یعنی ذُوالنّون کا ذکر بھی ملتا ہے۔

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ، بہت سخت گیر اور ان سب سے بڑھ کر ولد حرام ہیں۔ اس آیت کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا کہ انہی آیات کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دشمنوں کو جواب دیا ہے۔ بظاہر وہ سخت کلام ہے لیکن وہ پیشگوئی بن گیا اور یہ حقیقت حال کا بیان کرنے والا کلام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ولد حرام کے ایک معنی یہ بھی لئے جا سکتے ہیں کہ جو اپنے خالق کا انکار کر دے اور غیر اللہ کی طرف منسوب ہو کر مشرک بن جائے اس طرح وہ ولد حرام بن جاتا ہے یعنی اللہ کی مخلوق ہونے کے باوجود اس کے غیر کی طرف منسوب ہو۔

جمعرات، ۳/ دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور کے ساتھ ہومیوپیتھی کی ایک پرانی کلاس نشر مکرر کے طور پر دکھائی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۴/ دسمبر ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور سوال وجواب کا پروگرام نشر کیا گیا۔ یہ ملاقات ۳۰/ نومبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوئی تھی ۔ مختصر کارروائی اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے :

☆...... خلفاء کو مختلف قسم کے چیلنج پیش آسکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو اپنی خلافت کے دوران کیا کیا چیلنج پیش آئے ؟۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس سوال کا تفصیل سے جواب دیا۔ اور خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری علالت کے دوران جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بیٹے مولوی منان صاحب وغیرہ نے جو کوشش کی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے خلاف سازشیں کیں ان کا ذاتی علم اور مشاہدہ کے حوالے سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور اگر کسی کو ذاتی خواہش ہو گی تو وہ تباہ کر دیا جائے گا۔ یہ اللہ کے قوانین ہیں۔ حضور انور کا یہ جواب تاریخ کا نہایت اہم حصہ ہے اور یہ جواب براہ راست سننے اور سمجھنے اور یاد رکھنے کے لائق ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ یہ بہت اہم سوال ہے اور میں خوش ہوں کہ آپ سب نئی پود کے لوگوں نے مجھ سے یہ جواب سنا ہے جو چشم دید گواہ ہے کیونکہ محض کتابوں کے مطالعہ سے ان باتوں کی سمجھ نہیں آسکتی۔

☆...... مرچ کھانے کے کیا فوائد ہیں اور کیا نقصان ہیں۔ اس کے لئے کیا کوئی ہومیوپیتھک دوائی بھی ہے ؟ حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ مرچ Irritant ہے۔ منہ اور معدے کی جھلیوں کو Irritate کر دیتی ہے لیکن ایک طرح کا مزہ بھی دیتی ہے۔ اب انگریز بھی مشرقی کھانوں کے مرچ کی وجہ سے شوقین ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کا نقصان بھی ہے۔ اگر عادت نہ ہو تو پیچش اور Blood Haemorrhage ہو سکتا ہے۔ افریقن لوگ بہت مرچ کھاتے ہیں اور ان کی مرچ بہت تیز ہوتی ہے۔ اس سے Elementry Chronic بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ مرچیں Contaminated خوراک اور پانی کے لئے بہترین Anti-septic ہیں۔ غریب ممالک میں مرچ کی وجہ سے پانی کے جراثیم وغیرہ مر جاتے ہیں۔ صحت کے اعتبار سے اس کے فوائد، نقصان سے زیادہ ہیں۔ امریکہ کی ریسرچ نے ثابت کر دیا ہے کہ دل کی بیماری کے لئے سبز مرچ بہترین علاج ہے۔ اب دل کے مریضوں کو ڈاکٹر سبز مرچ کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔

☆...... گرامر سکولوں کے لئے طلباء کے انتخاب کے بلند معیار کے خلاف اب سیاست دان بھی آواز اٹھا رہے ہیں۔ اسلام کا اس بارہ میں کیا خیال ہے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ چناؤ لیاقت کے مطابق ہونا چاہئے۔ گرامر سکولوں میں Potential کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن ان سکولوں میں غرباء کے Talent، ان کی لیاقت و قابلیت کا خیال نہیں رکھا جاتا جبکہ Talent کے لئے تو دروازے کھول دینے چاہئیں۔

(مرتبہ : امتہ المجید چوہدری)

خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کام لیا جائے۔ صفائی کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ نماز کا خاص اہتمام کیا جائے۔ صرف نماز ہی نہیں نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ جلسہ کے پروگراموں سے پوری طرح استفادہ کیا جائے۔ پہلی تقریر سے لے کر آخری تقریر تک ضرور بیٹھے رہیں۔ آخری بات جو اول بھی ہے اور آخر بھی یہ ہے کہ دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور رہے۔ قادیان کی فضا ذکر الٰہی سے گونج اٹھے۔ وہ ذکر جو آسمان کے کنگرے چھوتا ہے وہ دل سے اٹھنے والا ذکر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دعاؤں کے ساتھ دواؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اکثر جو گرم علاقوں سے آنے والے ہیں انہیں نزلہ وزکام بھی ہو سکتا ہے۔ ہومیو دوائیں بکثرت سب کو مہیا ہو جانی چاہئیں تاکہ کوئی بیمار ہی نہ پڑے۔ یہ اس لئے بھی بہت ضروری ہے کہ ہندوستان میں سل کی بیماری بہت کثرت سے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دعاؤں کے ساتھ دواؤں اور خاص طور پر ان دواؤں پر زور دیں جو پیش بندی کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے شکر کے متعلق آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کی۔ حضور اکرم ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ ۔ حضور نے فرمایا یہاں الامر سے مراد امر الٰہی ہے اور شریعت کاملہ ہے۔ آپ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیرے امر میں جو بھی تو مجھے دے ثبات دکھاؤں۔ اسی طرح اس دعا میں یہ بھی ذکر ہے کہ ہدایت کی بات پر عزم عطا فرما اور میں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر اور احسن رنگ میں عبادت کی توفیق مانگتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نعمتوں کا اصل شکر تو عبادت کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ اس دعا کے مضمون کو ذہن نشین کریں اور اسے اپنی دعاؤں میں مانگا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دعا اگر جماعت احمدیہ کی قبول ہو گی تو سارا عالم فتح ہو جائے گا اور جماعت احمدیہ کے جو ساری دنیا کو روحانی لحاظ سے فتح کرنے کے پروگرام ہیں ان میں اگر اس دعا سے مسلح ہو کر چلیں تو یہ کام بہت آسان ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ذیل کی حدیث بھی پیش فرمائی۔ رَبِّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ اور اس کے معانی و مطالب کی وضاحت فرمائی۔ آنحضرتؐ نے یہ دعا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک اور حدیث پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرے گا۔ تھوڑے پر شکر اور قناعت ملتے جلتے مضمون کے نام ہیں۔ کسی کے دل میں قناعت نہ ہو تو وہ تھوڑے پر شکر کر ہی نہیں سکتا۔ اور اگر دل میں قناعت ہو تو پھر تھوڑے پر بھی شکر کرتا ہے اور اگر قناعت ہو تو دوسروں کے پاس زیادہ ہونے پر دل جلتا بھی نہیں ہے۔ جو شکر گزار ہو وہ دوسروں پر زیادہ فضل دیکھے تو اس کا دل گھبراتا نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالے سے ان کی پر معارف تشریح کرتے ہوئے شکر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور نصیحت فرمائی کہ غریبوں کو قانع بنائیں، ان کو شکر گزار بنائیں، زندہ دل ان کے سینوں میں پیدا کریں۔

بقیہ: تعمیر مسجد بالینڈ از صفحہ ۹

سوئٹزرلینڈ کو اپنے مبارک نزول سے برکت دینے کے بعد ۱۸/ جون ۱۹۵۵ء کو ہیگ میں بھی رونق افروز ہوئے۔ حضور یہاں ایک ہفتہ قیام فرما رہنے کے بعد ۲۵/ جون کو ہیمبرگ تشریف لے گئے ۔ دوران قیام مسجد کی زیر تعمیر عمارت اور انٹرنس ہال میں ایک لمبی پرسوز دعا کی۔ **(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد؟ صفحہ ۱۷٤ تا ۱۸۳)**

اس مسجد کی توسیع کا کام حال ہی میں مکمل ہوا ہے جس کی تفصیلات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرمائی ہیں۔ یہ خطبہ الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ کی زینت ہے۔

رمضان المبارک میں۔

درس قرآن کریم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب سابق رمضان المبارک میں درس قرآن کریم ارشاد فرمائیں گے جس کا وقت سوا گیارہ بجے سے پونے ایک بجے تک روزانہ (ماسوائے جمعۃ المبارک) ہو گا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل سے براہ راست نشر کیا جائے گا۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کے لئے جدید اور دیدہ زیب ملبوسات، کھلا کپڑا، بچوں کے لئے چوڑیاں، دوپٹے، کاجل، مہندی، ابٹن، بندیا، پازیب، جدید فیشن کی ایشین اور یورپین جیولری اور شادی بیاہ کی دیگر اشیاء کے علاوہ

اگر آپ جرمنی سے پاکستان یا کسی اور ملک کے لئے ہوائی سفر کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے رجوع کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں ٹکٹ کی ہوم ڈلیوری کا انتظام موجود ہے۔

خوشخبری، بذریعہ سعودی عربین ائرلائنز، پاکستان جاتے ہوئے براستہ جدہ عمرہ کی سہولت، کرایہ نہایت پرکشش

Continental Fashions

Walther rathenau Str.6 , 64521 Gross Gerau - Germany

Tel: 06152-39832 /911334

Fax: 06152-911335

Mobile: 0171-6356206

E-Mail Asad.Tariq@t-online.de

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

بقیہ: رپورٹ جلسہ قادیان از صفحہ نمبر ۲

حضور نے فرمایا کہ یہ بہت ہی اہم بنیادی بات ہے۔ نئے تعلقات نیک اور صدیق لوگوں سے بنتے ہیں۔ توجب اچھی چیز حاصل ہو جائے تو انسان کسی بری چیز کا وہم بھی نہیں کر سکتا۔ پس نئے آنے والوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ اگرچہ ان کی برادریوں نے ان کو کاٹ دیا، ان کو پرے پھینک دیا۔ ان کے رشتہ دار اور دوست بٹ گئے۔ مگر ان کی حیثیت کیا تھی۔ اب احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان کو خدا والے لوگ ملے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان کے تعلقات کی یہ برادری ہے جو اللہ کے نزدیک برادری کہلانے کی مستحق ہے۔

پھر حضور نے ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۷۰ کی حسب ذیل تحریر نومبایعین کے لئے پیش کی:

"آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے۔ اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہو گا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گزشتہ اعمال نامے سب چاک کر دیں اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۷۰)

حضور نے فرمایا کہ اس میں ایک طرف خوشخبری ہے اور ایک طرف انذار ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل نصیحت بھی پیش فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہے:

"تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔ ذرہ سی نئی زمین کسی کو مل جاوے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں جا بیٹھتا ہے اور ضروری ہوتا ہے کہ وہ وہاں رہے تا کہ وہ زمین آباد ہو۔ محمد حسین جیسے کو بھی بار میں جا کر ٹھیرنے کی ضرورت آپڑی۔ پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جاوے تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں، کیوں یہاں آکر لوگ گھر نہیں بناتے اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم دیتا ہے تو پھر اس کی فصل کے پکنے اور بار آور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قلب کا نام بھی زمین رکھا ہے۔ اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۷۰، ۷۱)

جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت اور مولویوں کی ناکامی و نامرادی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مولوی جو احمدیوں کی مخالفت کرتے ہیں جیسا کہ میں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخالفت کا ذکر کیا تھا۔ یہ مخالفت نئے احمدی ہونے والوں کے حصہ میں بھی آتی ہے اور یہ مخالفت ان کے لئے مفید ہے۔ مگر ہندوستان میں جو جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت ناکام و نامراد ہو رہی ہے اس میں آپ سب کی عالمی دعاؤں کا بھی حصہ ہے۔ ہم کچھ عرصہ سے اللہ کے حضور دعا کر رہے ہیں کہ "اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ......"۔ تو اللہ تعالیٰ دشمنوں کو پھاڑ کر بھی جماعت احمدیہ کے لئے امن کے سامان پیدا کر رہا ہے مگر دشمن تو ہر جگہ پھٹ رہے ہیں۔ یعنی پاکستان میں بھی پھٹ رہے ہیں مگر اس کے نتیجہ میں وہ خود بدنصیب سے بدنصیب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہندوستان میں جو دشمنوں کی پھوٹ ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے نئے رستے کھول رہا ہے۔ جس طرح فرعون کے عصا سے سمندر کا کنارہ دو نیم ہو گیا تھا اور دو لہریں ادھر ادھر پھٹ گئی تھیں اور پہاڑوں کی طرح بلند نظر آرہی تھیں اور بیچ میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے قافلے کو گزار دیا تھا۔ اب اس قسم کا ایک نقشہ ہندوستان میں ابھر رہا ہے۔ اور ہندوستان کی مسلمان مذہبی جماعتیں آپس میں پھٹ کر اس طرح الگ ہو رہی ہیں کہ بیچ میں سے اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کے گزرنے کے لئے سامان پیدا کر دئے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور نے بیان فرمایا کہ مصیبت یہ ہے کہ دیوبندی مولوی مخالفت میں اس حد تک گر جاتے ہیں کہ غیر مسلموں کو بھی ہمارے خلاف بدظن کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آگرہ شہر میں ہمارا ایک تبلیغی مرکز زیر تعمیر ہے۔ مخالف مولویوں نے اس محلّہ کے ہندوؤں کو بھڑکایا کہ تمہارے محلّہ میں یہ مسجد بنا رہے ہیں اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت دشمنی میں اسلام دشمنی سے ایک ذرّہ بھی ان کو حیا نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا جہاں گرجے بنتے ہیں، جہاں بتوں کی پرستش کی جاتی ہے اس سے ان کو کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچتی تھی کیونکہ ان کے دلوں کی سرزمین خدا کی سرزمین نہیں ہے۔ ہندوؤں کو بھڑکایا کہ تمہارے علاقہ میں یہ مسجد بنا رہے ہیں۔ نتیجۃً چند غیر مسلم نوجوان بھڑک اٹھے اور علاقہ کے بڑے بڑے لوگوں کو لے کر بیس پچیس کی تعداد میں تعمیر کی جگہ پہنچ گئے اور تعمیر روکنے کی دھمکی دے گئے۔ اگلے دن امیر صاحب یوپی وہاں پہنچے اور ان غیر مسلموں سے بات کر کے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اور مولویوں کی شرارت سے آگاہ کیا تو وہ اصل حقیقت سمجھ گئے اور اپنے علاقے کے لوگوں کو وارننگ دی کہ خبردار جو آئندہ کسی نے ان کی تعمیر میں روک ڈالنے کی کوشش کی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں دو دیواریں اس طرح بھی بن رہی ہیں۔

مکرم امیر صاحب بنگال لکھتے ہیں کہ جنوبی بنگال کے ایک علاقہ Valkandi میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہاں کے لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ جب اس علاقہ کے مولویوں کو علم ہوا تو وہ اپنے شاگردوں اور غنڈوں کو ساتھ لے کر ہماری تلاش میں نکلے اور بالآخر مذکورہ گاؤں پہنچ گئے اور گالی گلوچ شروع کر دی اور نومبایعین کو احمدیت سے منحرف ہونے پر دباؤ ڈالنے لگے۔ ہمارے ایک داعی الی اللہ جو مولویوں کے ٹولہ کے سرغنہ کی غیر اسلامی اور غیر شرعی حرکتوں سے واقف تھے انہوں نے اس مولوی سے کہا کہ اپنی بکواس بند کرو گے یا تمہاری کرتوتوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا شروع کروں۔ اس پر وہ مولوی فوراً وہاں سے کھسک گئے۔ اس کے بعد اس علاقہ کے چیدہ چیدہ لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی اور ان کو جب امیر صاحب نے کلکتہ بلایا تو سترہ افراد جن میں جماعت اسلامی کے بعض پڑھے لکھے مولوی بھی شامل تھے کلکتہ آئے۔ ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا جس سے وہ اس قدر متأثر ہوئے کہ سبھی نے احمدیت قبول کی۔ اور احمدیوں سے کہا خوشی سے آئیں، بے فکر ہو کر ہمارے علاقے میں آئیں۔ اب وہاں سے ۲۸ افراد جلسہ سالانہ پر قادیان آرہے ہیں اور چھ مولانا جو مدرسہ کے ٹیچر ہیں احمدیت قبول کرنے اور قادیان ٹریننگ کے لئے جانے کے لئے تیار ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہی مولانا لوگ ہیں جو دو سال قبل اپنے سینکڑوں طلباء کے ساتھ ہمارے ایک معلم مولوی امان اللہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ وہ اللہ کے فضل سے توبہ کر کے قادیان کے جلسہ میں شمولیت کر رہے ہیں۔

نومبایعین کا قابل رشک ثباتِ قدم

مکرم امیر صاحب یوپی لکھتے ہیں کہ آگرہ شہر میں جہاں ہمارے سنٹر قائم ہیں نومبایعین کو آئے دن ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے اور جلسہ سالانہ قادیان پر جانے سے روکنے کے لئے ہر ممکن زور لگایا جا رہا ہے اور جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ ایک سنٹر میں جا کر زور ڈالا کہ قادیانی مولوی کو اگر نہ نکالو گے تو ہم تمہارے ساتھ وہ سلوک کریں گے جسے تم زندگی بھر یاد رکھو گے اور قادیانی مولوی کو تو جان ہی سے مار ڈالیں گے۔ اس پر نومبایعین نے کہا کہ مخالف مولوی ہماری لاشوں پر سے گزریں گے تو احمدی مبلغ تک پہنچیں گے۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جس نے ہمیں زندہ کیا ہو اس کو مارنے کے لئے مولوی آگے بڑھ سکیں۔

مرنے والا جماعت کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر گیا

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح ایک معلم جو فوت ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے مرنے سے پہلے جن لوگوں کو زندہ کیا تھا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے یعنی وہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی۔ اس جماعت کو کوئی نہیں مار سکتا۔ صوبہ آندھرا پردیش کے ویسٹ گوادری کے علاقہ کی ایک بڑی جماعت جو چند سال قبل قائم ہوئی تھی وہاں اسی سال ستمبر میں ہمارے معلم نصیر احمد صاحب کی وفات ہو گئی۔ وہ میدان جہاد ہی میں فوت ہوئے ہیں اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اس پر غیر احمدیوں کا وفد وہاں پہنچا اور نومبایعین پر زور ڈالا کہ قادیانی مولوی تو مر گیا اب تم اس راستہ سے ہٹ جاؤ۔ نومبایعین نے جواب دیا جو راستہ مولوی نصیر احمد مرحوم ہمیں دکھا گیا ہے اب ہم اور ہماری نسلیں بھی اس سے ہرگز نہیں ہٹیں گی۔ آئندہ اس طرف کا رخ نہ کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس مرنے والے کی کوششوں کو زندہ کر دیا یعنی وہ جماعت پیدا کر دی جو ہمیشہ زندہ سے زندہ تر ہوتی چلی جائے گی۔

ایک مولانا کے قبول احمدیت کا دلچسپ واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ایک مولانا عبدالرحیم صاحب کے قبول احمدیت کا دلچسپ واقعہ جو انہوں نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اس کا خلاصۃً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ، موصوف گزشتہ سال بھی قادیان آئے تھے لیکن اس وقت مقصد یہ تھا کہ جماعت اسلامی کی طرف سے ان کو پنجاب، ہریانہ، ہماچل تین صوبوں کا نگران مقرر کیا گیا تھا اور بڑی ذمہ داری یہ سونپی گئی تھی کہ تم نے ان علاقوں میں احمدیوں کا پیچھا کرنا ہے۔ چنانچہ موصوف مخالفت میں سرگرم تھے لیکن احمدیت کے خلاف جستجو کے دوران انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف "حقیقۃ الوحی" پڑھنے کا موقع ملا۔ کہتے ہیں کہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کس طرح بددیانتی سے تحریف کر کے حضور علیہ السلام کی کتب کے غلط حوالے پیش کر کے غلط تصویر پیش کی گئی ہے۔ غرض اپنے اکابرین کے جھوٹ سے ان کی طبیعت میں بہت ملال پیدا ہو گیا۔ موصوف نے بیان کیا کہ گزشتہ دنوں جماعت اسلامی کی طرف سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس میں لکھا گیا کہ ادارہ اشاعت اسلام کی طرف سے اب تک پچاس مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور پانچ مساجد زیر تعمیر ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت اسلامی نے ان مولوی صاحب کو ہی مقرر کیا تھا کہ شمس پور میں جو جماعت احمدیہ نے نئی خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے اس کی تصویر ہمیں بھجواؤ۔ چنانچہ انہوں نے وہ فوٹو انہیں بھجوایا۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ ادارہ اشاعت اسلام کی طرف سے الہ آباد میں جو کانفرنس منعقد کی گئی اس میں دیگر تصاویر کے ساتھ شمس پور کی احمدیہ مسجد کی تصویر لگا کر لکھا گیا کہ یہ مسجد جماعت اسلامی نے تعمیر کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے جھوٹ کی یہ تازہ مثال دیکھ کر مجھے ایسی نفرت ہوئی کہ میں نے فوری طور پر تین صوبوں کی نگرانی کے کام سے استعفیٰ دے کر جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

ظالموں سے خدا کا سلوک

حضور نے فرمایا کہ یہ ظالم جو جماعت احمدیہ کے خلاف کوشش کرتے ہیں اور راستہ روکنے کے لئے کسی کارروائی سے گریز نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی ان سے ایک سلوک ہے جو چل رہا ہے اور اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو نئی وسعتیں عطا ہو رہی ہیں۔

گزشتہ دنوں صوبہ ہماچل کے ضلع چمبہ میں جہاں اکثر ہندو آباد ہیں، چند غیر مسلموں کا قتل ہو گیا اور بہت دہشت پھیل گئی۔ مخالف احمدیت مولویوں کو اس واقعہ کا بہانہ مل گیا اور انہوں نے غیر مسلموں کو یہ کہہ کر بھڑکانا شروع کیا کہ چمبہ میں جو سانحہ ہوا ہے اس کے پیچھے احمدیوں کا ہاتھ ہے اور ساتھ ہی کہا کہ ان باہر کے مولویوں کو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے۔ ان لوگوں نے ڈشیں لگا رکھی ہیں جس کے ذریعہ یہ سارا فتنہ پھیلا رہے ہیں۔

موضع کھلی میں جہاں چند نومبایعین کے گھر ہیں اور جماعت کا معلم وہاں بچوں کو دینی تعلیم دے

رہا ہے۔ اس علاقہ کے غیر مسلموں کو خوب بھڑکایا گیا حتی کہ حکام اور صوبائی سطح کے اخبارات کو بھی استعمال کر کے جماعت کے خلاف اسی قسم کا پروپیگنڈہ کیا جائے گا۔ اور جماعت کے معلم کو ہٹانے اور ڈش انٹینا اتار دینے کے لئے ہر طرح سے دباؤ ڈالا گیا۔ چنانچہ گاؤں کے مخالفین نے وہاں جلسہ بھی کیا اور ڈرایا دھمکایا اور صدر جماعت احمدیہ مکرم عزیزالدین صاحب کو بلا کر کہا کہ احمدیت سے توبہ کر کے اپنے گھر سے احمدی معلم کو نکالو اور ڈش انٹینا اتار پھینکو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم تم کو جان سے مار دیں گے۔ مکرم عزیزالدین صاحب نے نہایت جرأت سے کہا کہ بے شک تم لوگ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دو مگر میں نہ احمدیت کو چھوڑوں گا اور نہ جیتے جی احمدی معلم کو نکالوں گا اور نہ ڈش انٹینا اتاروں گا۔

کچھ ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان مخالفین کو اس طرح ذلیل و رسوا کیا کہ چمبہ کے سانحہ میں پولیس نے تحقیق کی تو جو لوگ پکڑے گئے وہ مولوی تھے۔ اس کے بعد اخباروں میں بھی ان مولویوں کی تصویریں چھپیں اور ان کی نہایت گندی بھیانک کارروائیوں کا ذکر چھپا۔ اور جماعت احمدیہ کو وہاں کے مقامی سرکردہ لوگوں نے کہا کہ اب ہماری سب غلط فہمی دور ہو گئی ہے۔ تم جس طرح چاہو یہاں تبلیغ کرو۔ درحقیقت تمہارے جیسے ہی مسلمان ہیں جو حقیقی مسلمان ہیں اور جن کی ہمیں ضرورت ہے۔

ایک عبرتناک واقعہ

مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک نومبائع جو Kesharpur کے سیکرٹری تبلیغ ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک مسلمان دوست کو ایک کتاب "امام مہدی کا ظہور" پیش کی جسے اس نے نہایت متکبرانہ انداز میں پیر کی ٹھوکر سے پرے پھینک دیا۔ ہمارے اس سیکرٹری تبلیغ نے جوش میں کہا کہ ایک ماہ کے اندر تم اس گستاخی کا مزہ چکھو گے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ اسی دن ایک اونچے درخت پر چڑھ رہا تھا کہ بلندی سے نیچے گرا اور اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور سارا بدن بھی بری طرح زخمی ہو گیا۔ لیکن صرف یہی نہیں ہوا، ایک ماہ کے اندر اندر اس کی بیٹی نے خودکشی کر لی اور اس کا دین دنیا سب کچھ برباد ہو گیا۔

حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو امام وقت کی مخالفت کی اور گندہ دہنی کی جرأت کرتے ہیں ان کو نصیحت پکڑنی چاہئے کہ جب خدا کی پکڑ آجائے تو پھر کوئی ان کو بچا نہیں سکے گا۔

دشمنوں میں پھوٹ

ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کس طرح مخالفین میں پھوٹ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی ترقی اور وسعت کی راہیں کھول رہا ہے اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں کانپور شہر میں دارالعلوم دیوبند کی نگرانی میں تحفظ ختم نبوت کے نام پر کانفرنس منعقد کی گئی اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کو خوب گالیاں دی گئیں اور اس سے قبل کانپور کے مختلف محلوں میں "رَدِّ قادیانیت" کے نام پر کیمپ لگائے گئے۔ جہاں دیوبندی مدرسوں کے طلباء اور جاہل عوام کو بتایا جاتا رہا کہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے۔ تین دن تک اتمام حجت کرنے کے باوجود قادیانی مرتد اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

حضور نے فرمایا یہ ان لوگوں کا دین کے متعلق بنیادی مسلک ہے۔ اور اس پر ہمارے سارے مخالفین اکٹھے ہیں۔ اور جب یہ مولوی انگلستان آتے ہیں تو یہاں کی حکومت کو اس کے برعکس بتاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی اس قسم کی باتیں یہاں بھی اور جرمنی میں بھی حکومت کو بتانی چاہئیں۔ ضمناً حضور نے جرمنی کے ذکر میں فرمایا کہ ان کی مجلس ختم نبوت کا وہ شخص جو احمدیوں کے خلاف سارے جرمنی میں ان کا سربراہ تھا، وہ کچھ عرصہ پہلے ایسی بے حیائیوں میں پکڑا گیا کہ جو اس سے قرآن پڑھنے والے معصوم بچے ملا کرتے تھے ان کے متعلق اس نے جو بے حیائیاں کیں ان کا بیان ممکن نہیں۔ مگر عدالت نے تحقیق کی اور عدالت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ شخص انہی کارروائیوں کی وجہ سے جیل میں ہے۔

حضور نے کانپور کے واقعہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کانپور کے بریلوی حضرات ان دیوبندیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے۔ حضور نے ازراہ مزاح فرمایا کہ ہاتھ دھو کر نہیں پڑنا چاہئے تھا۔ یہ ایک محاورہ ہے مگر ان کے پیچھے پڑ کر بعد میں ہاتھ دھونے چاہئے تھے۔ چنانچہ ۱۱؍اکتوبر کو کانپور پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس منعقد کر کے دیوبندی مولویوں سے یہ سوال کیا کہ وہ قادیانیوں کو کافر کہنے سے قبل اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں کیونکہ بقول ان کے علماء اہل سنت کے دیوبندی نہ صرف کافر بلکہ ان کا کفر قادیانیوں سے بھی شدید ہے۔ اور جو ان دیوبندیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی پکا کافر ہے۔ نیز بریلوی حضرات نے اپنی پریس کانفرنس میں دیوبندیوں کو متنبہ کیا کہ اگر آج کے بعد ان کی طرف سے احمدیوں کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی گئی تو وہ انسانیت کے ناطے احمدیوں کی مدد کریں گے۔ حضور نے فرمایا یہ بھی سمندر کی لہروں کے پھٹنے کی طرح ہے۔ اور ان دو پہاڑوں کی طرح بلند ہونے والی لہروں کے درمیان سے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے لئے رستہ نکال دیا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک الہام بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر وہ دن آنے والے ہیں جو موسیٰؑ پر آئے تھے اور جیسا کہ موسیٰؑ کی تائید میں میں نے کارروائیاں کی تھیں احمدیت کی تائید میں بھی ویسی ہی کارروائیاں کروں گا۔

داعیان الی اللہ کی قبولیت دعا کا ایمان افروز واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دعائیں تو سب مخلصین کی قبول فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ اضطرار میں پڑے ہوئے غیر مسلموں بلکہ مشرکوں کی دعائیں بھی قبول فرما لیتا ہے۔ یہ تو اللہ کی بلند شان ہے مگر دلداری کی خاطر نئے ہونے والے احمدیوں سے بطور خاص شفقت کا سلوک فرماتا ہے۔ اور نئے آنے والے لوگوں کو اپنے فضل کے کرشمے دکھاتا رہتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے بیان فرمایا کہ گزشتہ سال جو نئی جماعت Edappal میں قائم ہوئی ہے وہاں مچھیروں کا ایک گروہ احمدیت میں داخل ہوا اور تبلیغ شروع کی تو کچھ عرصہ بعد انہوں نے محسوس کیا کہ وہاں سب مچھیروں کا (صرف احمدیوں کا نہیں) کاروبار مندا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ ایک مجلس میں ان کے سربراہ نے کہا کہ ہم تو احمدی ہو گئے ہیں غیروں کی مچھلیاں کم لگتی ہیں تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ موسم بھی خشک سالی کا ہے مگر اللہ ہم سے تو کچھ حسن سلوک کرے، ہم تو احمدی مچھیرے ہیں۔ اور یہ کہہ کر انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ کھڑا کیا اور گڑگڑا کر خدا کے حضور دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ اگلے ہی دن ان کو اس قدر مچھلیاں ملیں کہ Edappal کی تاریخ میں اتنی زیادہ مچھلیاں کسی کو نہیں ملی تھیں۔ چنانچہ اس دن انہوں نے پچاسی ہزار روپے کی مچھلیاں فروخت کیں۔

ایم ٹی اے کے تعلق میں نشان

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ابتداء میں جو نظم پڑھی گئی ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے اللہ تیری تائید بجلی کے کوندوں کی طرح میرے نام کو زمین کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس وقت واقعۃً حضرت مسیح موعودؑ کا ذہن ایسے بجلی کے کوندوں کی طرف منتقل ہوا تھا کہ نہیں جن کے ذریعہ آج مسیح موعودؑ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایم ٹی اے ہے اور اس کی بہت سی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعودؑ کے کلام سے ملتی ہیں۔ آج دشمن کو سب سے زیادہ تکلیف ایم ٹی اے سے ہے کہ کسی طرح یہ بند ہو جائے۔ حضور نے فرمایا مگر اللہ نے جو سلسلہ جاری کیا ہے اسے یہ بند کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ تو آسمان سے اللہ کے فضلوں کی بارش ہے۔ اس نے تو اترنا ہی اترنا ہے۔ یہ ہر بستی پر گرے گی اور تمام عالم پر پھیل جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ حیدر آباد سے شائع ہونے والا اخبار "ساز دکن" جو کچھ عرصہ سے احمدیت کی مخالفت میں اپنے مرتے ہوئے اخبار کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے لکھا کہ :

"احمدی "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل" کے نام سے ایک ایسا نام نہاد اسلامی سیٹلائٹ چینل چلا رہے ہیں جو کہ ہمہ وقت مصروف کار ہے۔ ان کے درس القرآن اور مجالس عرفان کے نام سے دیگر پروگرام اس چینل کے ذریعہ نشر ہوتے ہیں اور دیگر بے شمار پروگراموں کا تسلسل جاری ہے۔ اس کے علاوہ ان کی جماعتی کتب اور دیگر معلومات کو کمپیوٹر انٹرنیٹ پر بھی دکھایا جا رہا ہے۔ لندن سے ان کا عربی رسالہ التقویٰ کے نام سے چھپتا ہے .... جہاں تک عقائد احمدیہ کا تعلق ہے علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ احمدیہ یعنی قادیانی اسلام سے خارج ہیں"۔ حضور نے فرمایا کہ ضمناً یہ بات یاد رکھیں کہ ہر فرقے کے خلاف باقی سب فرقوں کا کلیۃً اجماع ہے کہ وہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مگر یہ ان کا ذکر نہیں کرتے۔ "اس کے باوجود مسلم ممالک میں اور دیگر ملکوں میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں ریاست آندھرا پردیش کے ضلع وارنگل میں قادیانیوں کی جانب سے روپیہ پیسہ کا لالچ دے کر مسلمانوں کو قادیانی مذہب میں شامل کرنے کی کوششیں کی گئیں"۔ حضور نے فرمایا جھوٹ کھائے بغیر تو ان کا گزارہ ہی نہیں۔ وارنگل میں جو جماعت نے کامیاب تبلیغ کی ہے۔ ان سے چندہ لیا جاتا ہے۔ ہمارے روپے تو آتے ہی احمدیوں سے ہیں۔ انہی کی قربانیوں سے جماعت اپنے پھیلاؤ کے کام کر رہی ہے۔

پھر وہ لکھتا ہے کہ "اس کا بروقت نوٹس علماء نے لیا تھا"۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے نوٹس کا نتیجہ کیا نکلا؟ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان اس پر لکھتے ہیں کہ علماء کے نوٹس لینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ احمدیت جو پہلے صرف ایک ضلع وارنگل میں پھیل رہی تھی اب ضلع تلگنڈہ، کھم، کرشنا، گوادری، جنداپور وغیرہ کئی اضلاع میں پھیلتی جا رہی ہے اور صرف اس تین چار ماہ کے اندر پچاس ہزار کے قریب مزید لوگ وہاں احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

آخر پر حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذیل کا اقتباس پیش فرمایا اور اس کی ضروری وضاحتیں بیان فرمائیں :

"خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحتِ الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردّد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبضِ روح کروں۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دئے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں......"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲)

پھر فرماتے ہیں "تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی"۔

باقی صفحہ - پر

بقیہ : سَیِّدُالشُّھُور - شَھرُ رَمَضَان از صفحہ ۴

بقیہ : از صفحہ ۴

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

"بیان کیا مجھ سے عبداللہ سنوریؓ نے اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا۔ اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا۔ بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا 'آپ روزہ کھول دیں'۔ اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا۔ حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں؟۔ **خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرمایا کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔** اس پر اس نے روزہ کھول دیا"۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ مزید فرماتے ہیں کہ "حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کیلئے مسجد تشریف لائے۔ ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا "سفر میں تو روزہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دئے"۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ "ماہ رمضان میں ایک دوست قادیان تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اندر سے شربت منگوایا تو اس دوست نے عرض کیا کہ روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضور نے روزہ کھلوادیا اور دو خادموں کو حکم دیا کہ مسجد اقصیٰ کے کنویں پر لے جا کر انہیں نہلائیں اور سر پر پانی کے کم از کم ایک سو بوکے ڈالیں۔ چنانچہ حضورؑ کے ارشاد کی تعمیل کی گئی۔ وہ دوست بتاتے تھے کہ جب ان کے سر پر پانی گرایا جا رہا تھا تو انہیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ان کے جسم سے آگ نکل رہی ہے۔ اگلے روز خبر آئی کہ دو مسافر شدید گرمی اور پیاس کے باعث روزہ کی حالت میں جاں بحق ہو گئے لیکن انہوں نے روزہ کھولنا گوارا نہ کیا"۔

ایک اور موقع پر حضور اقدسؑ نے فرمایا: "اگر ریل کا سفر ہو، کوئی تکلیف کسی قسم کی نہ ہو تو رکھ لے ورنہ خدا تعالیٰ کی رخصت سے فائدہ اٹھائے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے اور اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ **مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا**"۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :

"بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان اپنے سارے کام کرتا پھرتا ہے۔ ایسا شخص بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح اس شخص کا سفر بھی جو ملازم ہونے کی وجہ سے سفر کرتا ہے، سفر نہیں گنا جا سکتا۔ اس کا سفر تو ملازمت کا حصہ ہے۔ اسی طرح بعض بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے۔ فوجیوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں۔ چند دن پیچش ہو جاتی ہے مگر اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ نہیں دیتے۔ پس اگر دوسرے کاموں کے لئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے۔ اس قسم کے بہانے محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے خلاف ہوتے ہیں۔ بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانہ سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ جتنے روزے اس نے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے"۔

دائمی مریض اور مسافر

دائمی مریض اور مسافر کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے، باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جائے گی"۔

روزہ رکھ کر سفر شروع کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے۔ مگر روزوں میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ روزہ میں سفر ہے، سفر میں روزہ نہیں"

سفر میں روزے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں :

(۱)..... اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتا جا رہا ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں روزہ چھوڑنا ضروری ہے۔

(۲)..... اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات کو ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے جبکہ دن بھر وہاں قیام ہے۔

(۳)..... سحری کھانے کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے پہلے سفر ختم ہو جائے یعنی گھر واپس آجانے کا ظن غالب ہو تو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔

(۴)..... اگر دوران سفر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے۔

سفر کی حد کیا ہے ؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

"میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ "اِنّماالاَعمالُ بالنّیات" بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا دقت پر نہیں ہے۔ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے۔ اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اسکی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے"۔

حضور علیہ السلام نے حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ کے نام ایک خط میں فرمایا: "مَن کان منکم مریضاً اَو علیٰ سفر فَعدۃٌ مِن ایّام اُخَر. اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے۔ بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے۔ ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا"۔

مزدور اور روزہ

اگر کوئی مزدور روزہ رکھنے میں تکلیف محسوس کرے تو کیا وہ اس عذر کی بناء پر روزہ ترک کر سکتا ہے ؟

روزہ رکھنے سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔ قرآن مجید نے اس عذر کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی احادیث میں اس کی تصریح آئی ہے حالانکہ مزدور اس وقت بھی تھے۔ ہاں اگر کمزوری ہے اور روزہ ناقابل برداشت ہے تو یہ بیماری کے حکم میں ہے اور بیمار پر روزہ فرض نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب یہ سوال پیش کیا گیا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جب کہ کام کی کثرت ہوتی ہے مثلاً تخم ریزی کرنا یا فصل کاٹنا وغیرہ۔ اسی طرح وہ مزدور جن کا گزارہ محض مزدوری پر ہے ان سب سے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے ؟ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا: "اِنّماالاَعمالُ بالنّیات یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب یُسر ہو رکھ لے"۔

حائضہ، مرضعہ اور حاملہ

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہم حیض کے باعث روزے چھوڑ تی تھیں تو ہمیں بعد میں وہ روزے پورے کرنے کا ارشاد ہوتا تھا۔ نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتی۔ لیکن جب بعد میں یہ عذر دور ہو جائیں یعنی حائضہ حیض سے پاک ہو جائے اور نفاس کے دن ختم ہو جائیں تو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء واجب ہو گی۔

مرضعہ اور حاملہ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے۔ یعنی یہ دونوں اپنے عذر کے ختم ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے پورے کر لیں۔ اگر طاقت ہو تو فدیہ بھی دینا چاہئے جو اس بات کا کفارہ ہو گا کہ رمضان کی برکتوں والے مہینے میں وہ روزہ کی عبادت بجا لانے سے محروم رہی ہیں۔ اگر فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہیں تو روزے کافی ہیں۔

اگر کسی عورت کو ایسی حالت پیش آتی رہتی ہے کہ ایک وقت میں مُرضعہ ہے اور دوسرے وقت میں حاملہ تو اس سے روزہ معاف ہے اور صرف فدیہ کافی ہے۔ اسی طرح شیخ فانی اور دائم المریض کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ جس کے لئے آئندہ روزہ رکھنے کا امکان صحت کے لحاظ سے کوئی نہیں تو صرف فدیہ ہی ادا کر دے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں-

حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ

۱۸۶۳ء میں قادیان کی گلیوں میں پھرنے والے ایک پندرہ سولہ سالہ نابینا لڑکے کو قادیان کے رئیس خاندان کے چشم و چراغ حضرت مرزا غلام احمد اپنے ہمراہ لے آئے اور کھانا کھلانے کے بعد فرمایا "حافظ تو میرے پاس ہی رہا کر"- وہ ادب سے بولا "مرزا جی! مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا"- فرمایا "حافظ کام تم نے کیا کرنا ہے- اکٹھے نمازیں پڑھ لیا کریں گے اور تو قرآن شریف یاد کیا کر"- اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت اقدسؑ کے دل میں نماز باجماعت کے اہتمام کے لئے کس قدر جوش تھا- چنانچہ وہ لڑکا جس کا نام بعد میں آئینہ کمالات اسلام میں ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں شامل ہوا، حضورؑ کے پاس ہی رہنے لگا- یہ حضرت حافظ معین الدین صاحب رضی اللہ عنہ (ولد شیخ روڈے شاہ) تھے- آپؓ نے ۱۸؍نومبر ۱۸۸۹ء کو بیعت کی اور یہ سعادت پانے والے آپؓ قادیان کے دوسرے فرد تھے- آپؓ کے بارے میں مکرم لئیق احمد عابد صاحب کے قلم سے ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱، ۱۲ جون ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

حضرت حافظ صاحبؓ نماز باجماعت کی بہت پابندی کرتے اور معذوری کے باوجود موسم کی پرواہ کئے بغیر یہ کوشش کرتے کہ جلدی پہنچ کر خود اذان دیں اور پہلی صف میں حضور علیہ السلام کے ساتھ کھڑے ہوں- فرائض کے علاوہ کثرت سے نوافل ادا کرتے اور اس کثرت سے وظائف کرتے کہ پاؤں سوج جاتے- آپؓ کو امام الصلوٰۃ ہونے کا شرف بھی حاصل رہا- پہلے آپؓ امامت کروانے سے ڈرتے تھے اس پر حضورؑ نے فرمایا کہ حافظ ڈرا نہ کر- اسلام ایسا مذہب ہے کہ اس میں کوئی ذات پات اور چھوٹائی بڑائی نہیں-

حضرت حافظ صاحبؓ کو حضور اقدس سے والہانہ محبت تھی- ابتدائی ایام میں حضورؑ آپؓ سے فرمایا کرتے "حافظ یہ دن تھوڑے ہیں- خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں اور اس کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں آئیں گی"- حافظ صاحبؓ جواب دیتے "مرزا جی! جو فضل اور نعمت اب ملی ہے یہ کیا کم ہے- پھر جب بہت لوگ آ جائیں گے تو میں کہاں رہوں گا؟"- اس پر حضورؑ تسلّی دیتے ہوئے فرماتے "حافظ تو میرے پاس ہی رہے گا"- چنانچہ جب لوگ کثرت سے آنے لگے تو حافظ صاحبؓ پھر بھی اُسی مقام پر رہے-

حضرت حافظ صاحبؓ کو حضرت اقدسؑ کا جسم دبانے کی سعادت بھی نصیب ہوتی رہی- آپؓ کے زہد و قناعت کے بارے میں خود حضورؑ نے فرمایا کہ "میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات حافظ معین الدین نے ٹوت کے پتّوں پر گزارہ کرلیا اور سوال نہیں کیا"-

حضرت حافظ صاحبؓ نے چونکہ فاقہ کشی اور غربت میں وقت گزارا اور ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جو بھی بچت ہوتی وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کردیتے- اگرچہ حضورؑ فرماتے "حافظ تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ"- آپؓ ہمیشہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے، سلسلہ کی کسی ضرورت میں صرف کردیا جائے- گویا

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

لیکن مسلسل فاقوں سے آپؓ کو دائمی قبض کی شکایت پیدا ہوگئی- جب آپؓ نے حضورؑ سے عرض کیا تو حضورؑ نے فرمایا "حافظ ایک سیر دودھ روزانہ پیا کرو"- آپؓ نے عرض کیا "بہت اچھا"- اور پھر سوچا کہ اس حکم کی تعمیل کس طرح کروں گا کہ حضرت اقدسؑ نے خود ہی فرمایا کہ "حافظ پیسے مجھ سے لے لیا کرو"- چنانچہ کچھ نقد دیدیا اور پھر ہمیشہ دیتے رہے- آپؓ نے بھی ہمیشہ التزام فرمایا اور فرمایا کرتے کہ اگر حضورؑ کا حکم نہ ہوتا تو نہ پیتا-

حضرت اقدسؑ نے آپؓ کو اپنا ایک مستعمل خاکی رنگ کا پاجامہ اور لمبا گرم کوٹ دیا ہوا تھا- حکیم اللہ دتہ صاحب نے بہت کوشش کی کہ آپؓ سے یہ کپڑے لے لیں اور بدلے میں آپؓ کو نئے بنوادیں لیکن آپؓ ایسا کرنے پر راضی نہ ہوئے-

ایک بار حضورؑ نے آپؓ سے فرمایا کہ کچھ شعر سناؤ- اگرچہ آپؓ نہ شاعر تھے اور نہ ہی خوش آواز- لیکن چونکہ حکم تھا اس لئے کچھ پنجابی کے پرانے شعر سناتے رہے اور پھر یہ خیال کرکے کہ حضورؑ خوش ہوتے ہیں آپؓ کوشش کرکے شعر یاد کرتے اور حضورؑ کو سناتے- جب حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے یہ سلسلہ دیکھا تو حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کیا سنتے رہتے ہیں، حافظ صاحب سونے بھی نہیں دیتے، نہ ہی یہ خوش آواز ہیں، سب کو تکلیف ہوتی ہے، آپ کس طرح سنتے رہتے ہیں- اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا "مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا سناتے ہیں اور نہ میں اس خیال سے سنتا ہوں کہ یہ خوش آواز ہیں- بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دماغ میں دین کی حالت اور عیسائیوں کے حملوں کو دیکھ کر جوش اٹھتا ہے اور بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا- چونکہ حافظ صاحب بڑے اخلاص سے کمر دبانے کے لئے آ جاتے ہیں- میں نے اپنی توجہ کو دوسری طرف بدلنے کے لئے ان کو کہہ دیا کہ کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ- اب یہ بے چارہ نہایت اخلاص سے سناتا ہے- اگر آپ کو ناپسند ہو تو ان کو منع کردیا جائے"-

حضرت حافظ صاحبؓ نابینا ہونے کے باوجود دعوت الی اللہ کیلئے دل میں خوب جوش رکھتے تھے اور حضورؑ کے معاندین کے گھروں میں جاکر بھی اُنہیں وعظ کرتے اور فرماتے کہ لوگ اِن سے ڈرتے ہیں تو میں نے کہا کہ میں کیوں نہ کروں، اگر چار گالیاں بھی دے لیں گے تو میرا کیا بگڑتا ہے، حق تو پہنچ جائے گا- میرے ذمہ تو جواب نہ رہے گا کہ تُو نے کیوں نہ پہنچایا"-

حضرت حافظ صاحبؓ نے محتاجی اور معذوری کے ساتھ ساتھ عُسر کی حالت میں زندگی گزاری لیکن ایسے میں بھی خدمت خلق کا بھرپور مظاہرہ کیا- میر مہدی حسن مجروح بیان کرتے ہیں کہ ایک روز اُن کے گھر کچھ نہ تھا، رات کو بچوں کو بہلا پھسلا کر سلادیا کہ رات گئے دروازے پر دستک ہوئی اور حضرت حافظ صاحبؓ تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے پاس کچھ روٹیاں آئی تھیں جو صبح تک خراب ہو جاتیں، وہ لایا ہوں- ساتھ ہی ایک روپیہ بھی دیا-...... میں نے بڑا عرض کیا کہ آپؓ معذور ہیں اور ہمیں آپؓ کی خدمت کرنی چاہئے لیکن آپؓ نے اصرار فرماکر دیدیئے- جب میں نے آئندہ کے لئے روکا تو آپؓ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ جو مجھ سے کراتا ہے وہ کرتا ہوں- آپ کیوں منع کرتے ہیں- میرا سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہے"-

حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ایک بار بارش کے ایام تھے- میں نے دیکھا کہ حافظ صاحب گرتے پڑتے جارہے ہیں- میں نے پوچھا حافظ صاحب کدھر کو جارہے ہو؟ تو کہا ایک کتیا نے بچے دیئے ہوئے ہیں- میرے پاس روٹی پڑی ہوئی تھی- میں نے کہا جھڑی کے دن ہیں اُس کو ہی ڈال دوں"-

جب حضرت حافظ صاحبؓ کو حضور علیہ السلام کی وفات کی اطلاع ملی تو پہلے تو آپؓ کو یقین ہی نہ آتا تھا لیکن پھر سخت صدمہ ہوا اور اپنے غم کا اظہار ان چند الفاظ میں کیا "میں آج محسوس کرتا ہوں کہ یتیم ہوگیا ہوں- اب آپؑ کے بعد زندہ رہنے کا مزہ نہیں- مگر یہ امر اپنے اختیار میں نہیں"- حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ عرف معناکی وفات ۱۶؍جولائی ۱۹۱۹ء کو ہوئی-

-......☆......☆......☆......-

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب سابق ڈویژنل امیر حیدرآباد و میرپورخاص سندھ ۲۱؍اپریل ۹۸ء کو وفات پاگئے- آپ مکرم عبدالوہاب صدیقی صاحب کے صاحبزادے تھے- ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی- حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ کے داماد بنے- ۴۸ء میں بھارت نے حیدرآباد دکن پر قبضہ کرلیا تو محترم ڈاکٹر صاحب پاکستان تشریف لے آئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر ۴۹ء میں میرپورخاص میں رہائش پذیر ہوگئے- آپ کا مختصر ذکر خیر مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۷؍جون ۹۸ء میں شائع ہوا ہے-

محترم ڈاکٹر صاحب میرپورخاص کی معروف سماجی شخصیت تھے- اپنے ضلع میں پہلا پرائیویٹ طبّی کلینک ۱۹۵۰ء میں آپ نے ہی قائم کیا جس میں ایکسرے اور لیبارٹری کی سہولت بھی مہیا کی گئی- اللہ تعالیٰ نے آپکے ہاتھ میں شفا رکھی تھی اسلئے دور و نزدیک سے مریض آپکے پاس آتے اور بلا تخصیص مذہب و ملت، زبان و نسل مستفیض ہوتے- کتاب "میرپورخاص کی تاریخ و تعارف" میں آپکا ذکر اور تصویر موجود ہے- آپ صوبہ سندھ کی بھی اہم سیاسی و سماجی شخصیات میں شمار ہوتے تھے- ڈویژن کے بڑے افسر بھی آپ کے کام کروانے میں فخر محسوس کرتے-

محترم ڈاکٹر صاحب ۴۹ء سے ۸۹ء تک میرپورخاص کے صدر اور امیر رہے- ۷۵ء سے ۸۹ء تک ضلعی اور حیدرآباد ڈویژن کے امیر رہے اور بھرپور خدمت کی توفیق پائی- تین خلفاءِ سلسلہ کی میزبانی اور معیت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوتا رہا- آپ کی رہائشگاہ پر معززین کی خلفاء کرام کے ساتھ مجالس علم و عرفان بھی منعقد ہوتی رہیں- خلیفہ وقت کے حکم کو آپ ہر دوسری مصروفیت پر ترجیح دیا کرتے تھے اور اس بارے میں اپنے ہسپتال کی ہزار ہا روپیہ کی آمد کی بھی پرواہ نہ کرتے- لیکن جب بھی آپ ہسپتال میں بیٹھتے تو مریضوں کا تانتا بندھ جاتا- غرباء کے مفت ایکسرے اور ٹیسٹ کروادیا کرتے تھے-

ربوہ میں واٹر سپلائی کے سلسلہ میں لمبے عرصہ تک افسران سے رابطہ رکھا اور اس دوران اپنی آمد کی پرواہ نہ کی- جب تک میرپورخاص میں احمدیہ مسجد نہ بنی تو آپ نے اپنے ہسپتال کا ایک بڑا کمرہ نماز باجماعت کے لئے مخصوص کئے رکھا- عید کی نماز آپکی رہائشگاہ پر ادا کی جاتی- پھر آپ نے کافی بڑا پلاٹ احمدیہ مسجد کے لئے وقف کردیا جس پر مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹۶۶ء میں رکھا- آپکے دور میں جماعتی کاموں کیلئے ایک کشادہ مکان بھی خریدا گیا- مرکزی کارکنان کو بھی آپ نے ہمیشہ ہر ممکن مدد مہیا کی- جب آپ ۸۹ء میں امارت ضلع سے سبکدوش ہوئے تو سابقہ ضلع تھرپارکر میں ۳۴ مقامات پر مستحکم جماعتیں قائم ہوچکی تھیں- اس کے علاوہ تھر میں بھی نومبایعین کی جماعتیں قائم تھیں-

وقف جدید کے تحت قائم ہونے والے موبائل طبّی یونٹ کی سرکردگی محترم ڈاکٹر صاحب کے ذمہ تھی- اس یونٹ کے تحت مٹھی، نگرپارکر میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہوئیں، نفیس نگر میں بھی ایک ڈسپنسری قائم کی گئی-

محترم ڈاکٹر صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا- امارت پر فائز ہوتے ہی ایک بہترین قسم کا لاؤڈ سپیکر کا سیٹ خریدا اور اپنی ہی گاڑی پر مختلف مقامات پر جاکر جماعتی جلسے اور پروگرام منعقد کرتے رہے- بارہا تبلیغی ٹریکٹ بھی چھپوائے اور جماعتی سووینئر بااثر شخصیات کو پیش کئے-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

/0/98 - /0/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 18th December 1998
28 Sha'baan

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.40 Yassarnal Quran Class No: 45 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 407 Rec: 27/5/98 (R)
02.00 Quiz - History of Ahmadiyyat - Part 71 (R)
02.30 Urdu Class with Huzoor (R)
03.40 Learning Arabic, Lesson: 23 (R)
04.00 MTA Variety, Sajray Phull, Seerat Hadhrat Syed Hamid Shah RA
04.50 Homeopathy Class with Huzur, Lesson: 188 Rec: 13/11/96 (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
06.40 Yassarnal Quran Class No: 45 (R)
07.00 Pushto Programme No: 3 Hadhrat Masih Maud(AS) ka Ishq-e Rasool
07.15 MTA Variety - A Trip to Alfazal's Office (Part 2)
07.40 From the Archives - Majlis-e-Irfan with Huzoor at Karachi, Rec: 8/2/84 (R)
08.25 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 407 Rec: 27/5/98 (R)
09.35 Urdu Class with Huzoor (R)
10.35 Computer For Everyone - Part 89
11.10 Bangali Service: Ahmadiyya Ja'mat in the service of Humanity
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon by Huzoor LIVE
14.05 Documentary: Language Institute of Rabwah (Part 1)
14.35 Recontre Avec Les Francophones (New)
15.40 Friday Sermon by Huzur,Rec:18/12/98(R)
16.55 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 408 Rec: 28/5/98
18.05 Tilawat, Hadith
18.20 Urdu Class (NEW) Rec: 16/12/98
19.35 German Programmes: Wilkommen in Deutchland, Nazm, more....
20.40 Children's Class No: 127 (Part 1)
21.10 Medical Matters - Pneumonia In Children
21.45 Friday Sermon by Huzur, Rec:18/12/98(R)
22.55 Recontre Avec Les Francophones (R)

Saturday 19th December 1998
29 Sha'baan

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.40 Children's Class No: 127 - Part 1 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 408 Rec: 28/5/98 (R)
02.10 Friday Sermon by Huzur, Rec:18/12/98 (R)
03.15 Urdu Class with Huzur, Rec: 16/12/98 (R)
04.20 Computer for everyone - Part 89 (R)
04.55 Recontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
07.00 Children's Class No: 127, Part 1 (R)
07.30 Saraiky Programme: Mulaqat with Huzoor Rec: 10/1/97
08.30 Medical Matters-Pneumonia in Children(R
09.00 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 408 Rec: 28/5/98 (R)
10.00 Urdu Class (New), Rec: 16/12/98 (R)
11.05 MTA Variety - By Maulana Sultan Mahmood Anwar Sahib
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Danish, Lesson No: 6
13.05 Indonesian Hour - Children's Corner etc.
14.05 Bengali Service- Recalling the memories of great Ahmadies of Bangladesh more...
15.05 Children's Class (NEW) Rec: 19/12/98
16.15 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 409 Rec: 2/6/98
17.25 Al Tafseer-ul-Kabir, Programme No: 23
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.30 Urdu Class (NEW), Rec: 18/12/98
19.50 German Service: Nazm, sports etc.
20.50 Children's Corner - Quiz Quran Pt 34
21.10 Q/A with Huzoor, Rec: 22/11/98
22.35 Children's Class, Rec: 19/12/98 (R)
23.40 Learning Danish, Lesson No: 6 (R)

Sunday 20th December 1998
30th Sha'baan

00.05 Tilawat, Seerat Un Nabi, News
00.55 Children's Corner -Quiz Quran Part 34 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab, Session No: 409 Rec: 2/6/98 (R)
02.20 Canadian Programme - An interview with Ijaz Ahmad Sahib
03.00 Urdu Class (NEW) Rec: 18/12/98 (R)
04.05 Learning Danish, Lesson No: 6 (R)
04.50 Children's Class (NEW) Rec: 19/12/98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.55 Children's Corner, Quiz Quran, Pt 34 (R)
07.20 Friday Sermon by Huzur,Rec:18/12/98(R)
08.30 Q/A with Huzoor, Rec: 22/11/98 (R)
09.35 Liqa Ma'al Arab with Huzur, Session: 409 Rec: 2/6/98 (R)
10.50 Urdu Class, Rec: 18/12/98 (R)
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese, Lesson No: 109
13.15 Indonesian Hour: Hadith, Malfoozat,more..
14.10 Bengali Service - Reminding our Goals & objectives by Amir Sahib, more...
15.15 Mulaqat with English speaking friends Rec: 19/3/95
16.15 Liqa Ma'al Arab, Session: 410 Rec: 3/6/98
17.25 Albanian Programme with Ata'ul Kaleem Sahib, Programme 1 - Part 1
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class (New), Rec: 19/12/98
19.45 German Service, Buch Gottes, more....
20.55 Children's Corner: Muqaabla, Part 3
21.15 Jalsa Salana Qadian: Huzoor's concluding address, Rec: 7/12/98
23.20 Learning Chinese, Lesson No: 109 (R)

Monday 21st December 1998
1st Ramadhan

00.05 Tilawat, Darsul Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Muqaabla, Pt 3
01.20 Liqa Ma'al Arab, Session No:410 Rec: 3/6/98 (R)
02.15 MTA USA: Q/A Session with Huzoor- Pt 1 Rec:22/06/94 (Washington)
03.15 Urdu Class(New): (R)
04.20 Learning Chinese: Lesson No.109 (R)
04.50 Mulaqat: Rec.19/03/95 (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
07.00 Children's Corner: Muqaabla, Part 3 (R)
07.20 Qadian Jalsa Salana- 1998 Huzoor's Concluding Address (R)
09.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.410 (R)
10.20 Urdu Class(New): (R)
11.30 Dars ul Quran, No. 1 - LIVE
13.05 Tilawat, News
13.45 Indonesian Hour:
14.40 Bengali Service: Memories of Qadian
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.189 Rec: 14/11/96
16.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 411 Rec: 04/06/98
17.20 Turkish Programme: Fasting -Pt3
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class
19.45 German Service: Begegnung mit Huzoor, Mach Mit, More....
20.50 Children's Class: Lesson No.127 -Pt 2
21.20 Dars ul Quran (NEW):Lesson No. 1 (R)
22.50 Homeopathy Class: Lesson No.189 (R)

Tuesday 22nd December 1998
2nd Ramadhan

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Class: Lesson No.127 -Pt2 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 411 (R)
02.30 Dars ul Quran (NEW): No.1 (R)
03.45 Urdu Class: (R)
04.45 Homeopathy Class: Lesson No.189 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Class: Lesson No.127 -Pt2 (R)
07.20 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 13/06/97
08.45 Rohani Khazaine Guest: Maulana Mubashir Kahloon Sahib
09.45 Liqa Ma'al Arab, Session No: 411 (R)
10.20 Urdu Class (R)
11.30 Dars ul Quran, No.2 - LIVE
13.05 Tilawat, News
13.35 Indonesian Hour: Friday Sermon Rec: 06/03/98
14.35 Bengali Service: National Ameer Sb with visiting Ameers, More.....
15.15 Mulaqat: with Huzoor Rec: 16/12/98
16.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 412 Rec: 09/06/98
17.10 Norwegian Programme: Contemporary Issues
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class
19.45 German Service: Lies Mal, MTA Variete, More...
20.50 Children's Corner: Quran Class, No.46
21.15 Dars ul Quran, No. 2 (New): (R)
22.35 Hamari Kaenat: No. 153
23.00 Mulaqat: with Huzoor Rec: 10/12/94

Wednesday 23rd December 1998
3rd Ramadhan

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner- Quran Class No: 46 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab,Session:412 Rec: 9/1/98(R
02.00 Medical Matters - Child Care- Part 3
02.25 Darsul Quran No: 2 Rec: 22/12/98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
05.00 Mulaqat with Huzoor, Rec: 10/12/94 (R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50 Children's Corner -Quran Class No: 46 (R)
07.15 Swahili Programme - Part 2
08.10 Hamari Kaenat No: 153 (R)
08.35 MTA Variety, A talk, Host: Mubashir Ahmad Ayaz
09.20 Liqa Ma'al Arab No: 412, Rec: 9/6/98 (R)
10.15 Urdu Class (R)
11.30 Darsul Quran (NEW) LIVE
13.05 Tilawat, News
13.35 Indonesian Hour: Hadith,Sinar Islam - Pt 1
14.00 Bengali Service: Friday Sermon Rec: 26/6/98
15.05 Mulaqat with Urdu speaking friends Rec: 23/12/94
16.10 Liqa Ma'al Arab, Session No: 413 Rec: 10/6/98
17.10 French Programme: Jalsa Salana 1998 (Mauritius)
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.25 Urdu Class
19.45 German Service: Vierzig Schone Edelsteine, MTA Variete
20.50 Children's Class No: 128 (Part 1)
21.20 Darsul Quran No: 3, Rec: 23/12/98 (R)
22.50 Mulaqat with Urdu speaking friends Rec: 23/12/94 (R)

Thursday 24th December 1998
4th Ramadhan

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.45 Children's Class No:128 - Part 1 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab, Session No: 413 Rec: 10/6/98 (R)
02.25 Darsul Quran No: 3 Rec: 23/12/98 (R)
03.45 Urdu Class (R)
04.55 Mulaqat with Urdu speaking friends Rec: 23/12/94 (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.55 Children's Class No: 128 - Part 1 (R)
07.25 Sindhi Item - Friday Sermon by Huzur Rec: 29/11/96
08.30 Quiz History of Ahmadiyyat - Part 72
09.10 Liqa Ma'al Arab, Session No: 413 Rec: 10/6/98 (R)
10.20 Urdu Class (R)
11.30 Darsul Quran (NEW) LIVE
13.00 Tilawat, News
13.40 Indonesian Hour: Dars Hadith, Sinar Islam Kindung Al Fatiha
14.35 Bengali Service: Q/A Session with Huzoor Held in Holland, Rec: 24/9/95 - Part 1
15.10 Homeopathy Class No: 190, Rec: 20/11/96
16.10 Liqa Ma'al Arab, Session 414
17.20 Bosnian Programme: Discussion with a Non-Ahmadi Bosnian Muslim
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.35 Urdu Class
19.50 German Service: Rush Rush, Bastellsendung, more....
20.50 Children's Corner, Quran Class No: 47
21.15 Darsul Quran No: 4, Rec: 24/12/98 (R)
22.55 Homeopathy Class:190 - Rec: 20/11/96 (R)

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly,

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, December 18, 1998 No. 51

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے

چھٹے سالانہ اجتماع کا انعقاد

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے چھٹے سالانہ اجتماع کا انعقاد بمقام بیت السلام برسلز مورخہ ۱۸ تا ۲۰ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ہوا۔ اس سہ روزہ اجتماع کے پروگرامز کا آغاز نماز جمعہ سے قبل لوائے خدام الاحمدیہ و بلجیم کے قومی پرچم کے لہرائے جانے کی تقریب سے ہوا۔ بلجیم کا پرچم مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم نے اور لوائے خدام الاحمدیہ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم نے لہرایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اس کے بعد نماز جمعہ کی ادائیگی ہوئی۔ خطبہ جمعہ اجتماع کی مناسبت سے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ بلجیم نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے تاریخی پس منظر اور اس کی غرض وغایت کے بارہ میں دیا۔ نماز جمعہ کے بعد تمام احباب جماعت نے حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سنا اور دیکھا۔

اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم نے تمام خدام کو خوش آمدید کہا اور اجتماع کی غرض و غایت اور خدا کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

خدام کے علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، نظم، اذان، عربی قصیدہ، بیت بازی، پیغام رسانی اور تیار کردہ و فی البدیہہ تقریری مقابلے شامل تھے۔ امسال تقاریر کا مقابلہ ڈچ، فرنچ اور اردو تینوں زبانوں میں ہوا۔ اور پچھلے سالوں کی نسبت اس سال لوکل زبانوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد زیادہ رہی۔ اس کے علاوہ "عام دینی معلومات" کا مقابلہ مختلف ٹیموں کے مابین فرنچ اور ڈچ میں الگ الگ ہوا۔ اور مطالعہ کے لئے مقرر کردہ کتاب "ذکر الٰہی" کا امتحان بھی ہوا جس میں اکثر خدام نے شرکت کی۔ عام دینی معلومات کے لئے امسال سیرت آنحضرت ﷺ اور تاریخ احمدیت (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) سے متعلق سوالات تھے۔

خدام کے ورزشی مقابلہ جات میں سے فٹ بال، کبڈی، سلو سائیکلنگ (Slow Cycling) مشن ہاؤس کے قریبی سکول Don Bosco کی گراؤنڈ میں ہوئے جبکہ والی بال، رسہ کشی، ہائی جمپ، لانگ جمپ، کلائی پکڑنا، بال تھرو کے مقابلے مشن ہاؤس کے احاطہ میں ہی ہوئے۔ اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے اور لوکل زبانوں میں تقریری مقابلہ کو خاص ترجیح دی گئی۔ اطفال کے اجتماع کے لئے مکرم خواجہ مقبول احمد صاحب نے بڑے خلوص اور محنت سے انتظامات کئے اور تمام پروگراموں کی نگرانی کرتے رہے۔

اجتماع کے دوسرے روز صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس خدام کے ایک گروپ کے ہمراہ بلجیم کے اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس گروپ میں نو احمدیوں کی تعداد کافی تھی۔ ان کے استقبال کے بعد ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بلجیم اور فرانس کے خدام کے مابین فٹ بال اور کبڈی کے دوستانہ میچ ہوئے۔ کبڈی میں فرانس جیتا اور فٹ بال میں بلجیم۔ دونوں ممالک کے خدام دوستانہ ماحول میں گھل مل کر رہے۔

ہفتہ کے روز رات کو باربی کیو کی تقریب بھی اجتماع کی رونق کو دوبالا کر گئی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد فرانس سے آنے والے خدام خاص کو نومبایعین نے مکرم نصیر احمد شاہد، مبلغ سلسلہ بلجیم کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس لگائی جو فرنچ زبان میں تھی۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس ظہر وعصر کی نمازوں کے بعد محترم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم اور عہد کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے تبلیغ کے موضوع پر اختتامی خطاب کیا۔ محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم نے تشکر کے جذبات کا اظہار کیا۔ اور پھر محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ اور یوں بخیر و خوبی مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کا چھٹا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ امسال اجتماع میں مجالس کی نمائندگی سو فیصد رہی اور مجموعی حاضری خدام واطفال کی بالترتیب ۱۵۸ (۷۰ فیصد) اور ۲۹ رہی۔ خدام کا اجتماع مارکی میں ہوا جو مشن کے احاطہ میں لگائی گئی تھی جبکہ اطفال کا اجتماع مشن ہاؤس کے اندر ہوا۔ اجتماع کے دوران محترم امیر صاحب ہمہ وقت موجود رہے اور رہنمائی کرتے رہے۔ اسی طرح محترم مربی صاحب نے بھی اجتماع کی تیاری اور اجتماع کے دوران بڑے خلوص اور محبت سے راہنمائی بھی کی اور ساتھ ساتھ کام بھی کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام خدمت دین بجا لانے والوں کو حقیقی معنوں میں خدام دین بنائے اور مقبول خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین

(رپورٹ مرتبہ: عبدالباسط، سیکرٹری اجتماع)

بقیہ رپورٹ جلسہ قادیان از صفحہ اول

پھر فرمایا "تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وباء کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ"۔ (ملفوظات جلد اول طبع جدید۔ صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا"۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۱)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کے سلسلہ میں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اب بے خوف ہو کر دنیا میں پھیل جاؤ۔ خوفوں سے نکل کر تم آئے ہو۔ آتی دفعہ خدا نے تمہاری حفاظت کی تھی وہی خدا جاتی دفعہ اس سے بڑھ کر تمہاری حفاظت فرمائے گا کیونکہ تم پہلے سے بڑھ کر خدا کے عزیز بن چکے ہو گے۔ پس خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ وہ جو کمتر عزیز تھے اب برتر عزیز ہو کر قادیان سے لوٹیں اور تمام دنیا میں وہ عالمی پیغام غالب کر دیں جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تھا اور جس کے ساتھ یہ وعدہ تھا کہ تمام ادیان پر اس تیرے پیغام کو غالب کر دیا جائے گا۔

آخر پر حضور نے اہل قادیان کا اور تمام منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور کل عالم کی احمدیہ جماعتوں سے فرمایا کہ وہ میرے ساتھ دعا میں شامل ہوں۔ اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی پر سوز دعا کروائی۔ اور لندن سے نشر ہونے والی جلسہ سالانہ قادیان کی مناسبت سے پہلے روز کی تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

بقیہ : سَیِّدُ الشُّھُور – شَھرُ رَمَضَان از صفحہ ۱۳

طالب علم اور روزہ

اسی طرح جو طالب علم امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کیلئے روزہ رکھنے کے بارہ میں یہ ہدایت ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے روزمرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا۔ اسلئے روزمرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو وہ مریض کے حکم میں ہے لیکن اس بارہ میں وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ دار ہوگا اور اس سے اُسکی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے۔

جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اسکے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو تو کبھی اس پر روزہ واجب نہ ہوگا۔ اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے۔ ہاں تقویٰ سے کام لے کر خود سوچ لے کہ صرف عذر نہ ہو بلکہ حقیقی بیمار ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا"۔

آئندہ شمارہ میں جاری ہے

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔